© rasailojaraid.com

اسی معجزہ کی نفی کو (جو قران مین ہے) اور اثبات کو (جو حدیث مین ہی) سمجھ لو اُن دونون مین صرف ظاہری تخالف ہے حقیقی تخالف نہین ہی ۔ قران مین جو نفی ہے وہ خاص اسی موقع پر ہے جس موقع پر وہ آیتہ قران نازل ہوئی ہے ۔ اور جو حدیث یا اور آیات قران مین معجزات کا اثبات و ذکر ہے یہ دوسرے مواقع پر ہے ۔ اسی قسم کا ظاہری تخالف باہم احادیث مین پایا جاتا ہے ۔ ابن خزیمہ محدث کا قول ہے چنانچہ ابن الصلاح نے نقل کیا ہے

(لا اعرف انہ روی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم حدیثان صحیحان متضادین فمن کان عندہ فلیأتنی بہ لاؤلف بینہما (علوم الحدیث ابن الصلاح) ۱۲

کہ مین کوئی ایسی حدیثین صحیح نہین پاتا جن مین آپس مین حقیقی تناقض ہو جسکے پاس ایسی حدیثین ہون وہ میرے پاس لاوے مین اونکو باہم ملادون ۔ ۱۲

ان اعتراضات کے جوابات مین ہمارے علماء نے بہت تفصیل کی ہے اور بالمقابلہ انجیل کا بہت کتابون سے اور ایک انجیل کا دوسری انجیل سے متخالف و متضاد ہونا نہایت بسط سے بیان کیا ہی ہم اون پرانی مباحث کا نقل کرنا پسند نہین کرتے ۔ اسیقدر جو ہمارے خیال مین آیا اُسیکے بیان پر اکتفا کیا گیا ۔

نیچریون کے اعتراضات اور اونکے جوابات

(۱) اعتراض ۔ تمام علماء اور محدثین اسبات پر متفق ہین کہ روایت احادیث بلفظ نہین بلکہ بالمعنی ہے یعنی احادیث مرویہ کے لفظ بعینہ وہ لفظ نہین جو رسول خدا نے فرمائے تھے بلکہ راویون نے اونکا مطلب اپنے لفظون مین بیان کیا ہے ۔ اور بخاری و مسلم کی حدیثین بھی ایسی ہین اور اسیطرح جو روایتین ہوئی ہین پس ہم اسکے ہر ہر لفظ کو مثل وحی کیطرف منسوب نہین کرسکتے بلکہ صحابی اور تابعی کی طرف بھی بالجزم نسبت نہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر سکتے کیونکہ ممکن ہی کہ وہ سب الفاظ اخیر راوی کے ہون جیسے بخاری یا مسلم یا اور کسی نے روایت کی بلکہ کیا عجب ہی کہ بعض مقام پر خود بخاری یا دوسری مصنف جامع حدیث کے لفظ ہون (اسکی تائید مین معترض نے دو حدیثین بھی بخاری کی نقل کی ہین جنکے الفاظ مختلف اور معنی ایک ہین - آخر اس بحث و کلام سے یہہ بھی نتیجہ نکالا ہے کہ جسقدر احکام احادیث کے لفظون سے نکالے جاتے ہین وہ سب اجتہادی احکام ہین جو خطار و صواب دونون کا احتمال رکھتے ہین اور کہا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ احکام رسول خدا کے مقصود نہوئی - **اس** اعتراض سے معترض نے اسلام کے اکثر حصہ پر ہاتھہ صاف کیا ہے کیونکہ اکثر احکام اسلام اسی حدیث کے الفاظ و معانی سے ثابت ہوتے ہین - معترض نے الفاظ حدیث کو تو یون اوڑا دیا ہی کہ یہہ آنحضرت کے الفاظ نہین ہین - معانی کو یون ساقط الاعتبار ٹھرایا کہ یہہ سب علمار کے اجتہادات ہین تو گویا اپنے زعم مین اسلام کا کام تمام کیا لہذا اِس اعتراض کا جواب اسلام کے حق جاننے والون کو بہت توجہ سے سننا لازم ہے

جواب - معترض کا سبھی احادیث کو روایت بالمعنے کہنا - پھر اسپر تمام علمار و محدثین کے اتفاق کا دعوے کرنا محض غلط اور خلاف واقع ہے ؎

تمام محدثین اور علمار کا اتفاق تو دور رہا لاتہ ہے - معترض ہمکو کسی ایک یا دو عالم محدث کی شہادت سے ثابت کرے کہ جو احادیث کتب حدیث مین موجود ہین یہہ سب بالمعنے روایت کی گئی ہین - ورنہ اِس خلاف بیانی سے باز آوے وہ نہ باز آوے تو اوسکے اتباع ہی اسکے اس قسم کے دعاوی سے اسکی صداقت و علمیت کا اندازہ کرین اور اسکے اتباع سے بچین ؎

بیشک اکثر علمار محدثین و فقہا کے نزدیک حدیث کو بالمعنے روایت کرنا خاص ایسے شخص کے لئے جو معنی حدیث سے خوب واقف ہو اور اوس تغیر و تبدل کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس سے مراد فوت و فاسد ہو یہچانتا ہو) جائز ہے مگر جواز مستلزم وقوع نہین ہوتا یعنے
اونکے اس اعتقاد جواز روائیت بالمعنے سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اُنہون نے اِس
جواز پر عمل بہی کیا ہے اور کسی حدیث کو بالمعنے روائیت کیا ہے چہ جائے کہ سبہی احادیث
کو بالمعنے روائیت کیا ہو بلکہ بلفظ جواز یہہ تبا رہا ہے کہ اسکا خلاف (حدیث کو بلفظ نقل کرنا)
انکے نزدیک بہی افضل ہے اور ایسا ہی اون سے بہ تصریح منقول ہے ﷲ پہر اس افضل کو چہوڑ کر
جائز پر انکا عام عمل فرض و تجویز کرنا کیا معنے رکہتا ہے؟

اور اگر ہم **انکے عمل و روائیت** کو دیکہتے ہین تو صاف پاتے ہین کہ اکثر حدیث
کے روائیت کرنیوالے (صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ محدثین) نے اس جواز پر عمل
نہین کیا۔ بعض نے کیا ہے تو نہائیت کم کیا ہے۔ اکثر احادیث کو بلفظ نقل کیا ہے صرف
معدودی چند روایات کو بالمعنے روایت کیا ہے۔

اِسپر ہم سردست **دو شہادتین** پیش کرتے ہین جس مین کسی منصف صاحب عقل
کی انکار و اختلاف کی گنجایش نہین ہے۔ ؛

اوّل یہہ کہ ہم اکثر احادیث کو صدہا راویون سے بیسون کتب حدیث مین متفق اللفظ
پاتے ہین جس سے ہم صاف یقین کرتے ہین کہ ان سب راویون نے اس حدیث کو بلفظ
نقل کیا ہے صرف معنی کو روائیت نہین کیا ؛

اِسکی تمثیلات کو ہم ذکر کرین تو گویا ایک کوزہ سے دریا کو ناپین۔ اسلئے ہم بجائے اِسکے
ناظرین کو یہہ ہدایت کرتے ہین کہ ایک کتاب مشکوۃ ہی کہولکر ملاحظہ کرین کہ اسمین صحیحین
وغیرہ صحاح کی متفق اللفظ روائیات کسقدر ہین اور مختلف کسقدر۔ اتنی وسعت و فرصت نہو

ﷲ اسبابمین محمد بن سیرین کا قول۔ بضمن آثار موید شہادت دوم سب سے اخیر اثر کے پہلے مذکور
ہوگا اور شیخ جلال الدین سیوطی نے تدریب الراوی مین کہا ہے جمیعاً یتعلق بالجواز والا فشان
اہلا ولی ایراد الحدیث بالفاظہ دون التصرف فیہ ہکذا فی منہج الوصول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو صرف اِسکے خطبہ ہی دیکھہ لین اسمین روایات مختلف الالفاظ کی قلت کو کس وضاحت سے بیان کیا ہے۔

مین امید کرتا ہُون اور اسپر یقین رکہتا ہُون کہ جسکو حدیث کے کوچہ مین اتفاقی گذر بھی ہوا ہوگا اور اُسنے دو چار ورق مشکوۃ یا بلوغ المرام کی احادیث کو اصل کتب حدیث سے مطابق کرکے دیکھا ہوگا وہ میری اس شہادت (اول) مین سرموی شک نکریگا۔

شہادت دوم ۔ بعض احادیث مین ہم صاف دیکھتے ہین کہ راوی دو لفظ مترادف (ہم معنے) سے ایک کے ذکر پر اکتفا نہین کرتا اور دوسرے لفظ کو (باوجودیکہ اِسکے معنے پہلے لفظ مین آجاتے ہین) ترک نہین کرتا اور شک و تردد کے ساتھہ یون کہتا ہے کہ آنحضرت یا صحابی یا اور نیچے کے راوی نے یون کہا ہے یا یون فرمایا۔ اور بعض راوی جو الفاظ حدیث مین تردد و شک ظاہر نہین کرتے وہ اِسکے آخر مین یہہ الفاظ کہدیتے ہین او کما قال و ھکذا او نحوہ ۔ یعنے جو ہمنے روایت کیا ہے بعینہ آنحضرت نے فرمایا ہے یا اسکی مثل یا ہم شکل کچھہ اور فرمایا ہے

ابو الدرداء (صحابی) سے مروی ہے کہ جب وہ آنحضرت سے حدیث نقل کرتے تو فرماتے کہ

كان ابو الدرداء اذا حدث بحديث عن رسول الله صلعم قال هذا و نحوه او شبهه

آنحضرت نے یہہ فرمایا اسکی مثل یا متشابہ یا ہم شکل کچھہ اور

ابن مسعود صحابی سے نقل ہے کہ جب وہ آنحضرت سے حدیث نقل کرتے

ان ابن مسعود اذا حدث عن رسول الله صلعم في الايام

اونکا چہرہ خوف کمی بیشی سے متغیر

٭ مشکوۃ کے شروع مین کہا ہے کہ مینے مصابیح کی احادیث کو اسیطرح نقل کیا ہے جیسے کہ آئمہ محدثین بخاری مسلم وغیرہ نے اپنی کتابون مین روایت کیا ہے پہر کہا ہے کہ اگر تو میری کتاب کی حدیث اور مصابیح کی حدیث مین کچھہ اختلاف دیکھے تو یہہ طرق حدیث کے تعدد سے ہے اور اِسکو تو بہت ہی کم پاویگا (وقليلا ما تجد)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بقیہ مضمون نمبر ۴

(ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین)

لایق توجہ گورنمنٹ

مطالب کو غور سے دیکھین گے تو ڈاکٹر صاحب کی یہہ بہی غلطی ظاہر ہوجاوے گی صاحب موصوف نے اول صراط المستقیم کا ذکر کیا ہے (یہہ وہ کتاب ہی جسکو ۱۲۳۳ھ ہجری مطابق ۱۸۱۸ء مین مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی نے تصنیف کیا تہا) اِس کتاب مین صرف ایک مقام پر جہاد کا ذکر ہے پس صاحب موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۸ مین جو کچہہ اِسکے متعلق لکہا اور ترجمہ کیا ہے وہ بالکل صحیح نہین ہے صحیح یہہ ہے جیسا ہم لکہتے ہین ۔

بایددانست کہ جہاد امریست کثیر الفوائد عمیم المنافع کہ منفعت آن بوجوہ متحددہ بجمہور انام میرسد مشابہ باران چون منفعتش نبات وحیوان والنسان را احاطہ کردہ ومنافع این امر عظیم دو قسم است منفعت عامہ کہ مومنین مطیعین وکفار متمردین وفاسق ومنافقین ملکہ جن وانس وحیوان ونبات دران اشتراک میدارند و منافع مخصوصہ بجماعات خاصہ یعنی لبعضے اشخاص را منفعتے حاصل میشود ولبعضے دیگرے را منفعتے دیگر اما منفعت عامہ پس بیانش آنکہ چنانکہ بہ تجربہ صحیح ثابت شدہ کہ لبسبب عدالت حکام ودیانت اہل معاملات وسخاوجود ارباب اموال ونیک نیتی جمہور انام برکات سماویہ مثل نزول باران بر وقت و کثرت نبات و الفاق مکاسب و معاملات و دفع بلایا و آفات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ونمو اموال وظہور ارباب ہنر کمال بیش از بیش متحقق میگرد و ہمچنین مثل آن بلکہ صد چند ازان بسبب شوکت دین حق وعروج سلاطین متدینین وظہور حکومت ایشان در اقطار واکناف زمین وقوت عساکر ملت حق وانتشار احکام شرع در قری وامصار بظہور میرسد چنانچہ حال ہندوستان را باحال روم وتوران در نزول برکات سماویہ باید سنجید بلکہ حال ہندوستان را درین جزو زمان کہ ۱۲۳۳ یکہزار و دو صد وسی وسوم است کہ اکثرش درین ایام دار الحرب گردیدہ وبحال ہمین ولایت کہ پیش ازین دو صد یا سہ صد سال بودہ در نزول برکات سماویہ وظہور اولیاے عظام وعلماے کرام قیاس باید کرد،،

علاوہ اِسبات کے ڈاکٹر صاحب نے اِس عبارت کا ترجمہ غلط کیا ہے اِس جملہ کو بہی ترک کر دیا ہے ,,و بتجربہ صحیح،، جو تمام عبارت کی بنیاد ہے بلاشبہہ مولوی اسمعیل صاحب نے اپنی کتاب کے اس فقرہ مین عام طور پر جہاد کا ذکر ضرور کیا ہے مگر اس جہاد کا ذکر ہے جسکا وجوب یا جواز بہت سی شرطون کے ساتہہ مشروط ہے کچہہ مولوی اسمعیل صاحب نے سکہون یا ہندؤن یا انگریزون کا ذکر نہین کیا پس اُن کی ایسی کتاب مین سے جو فقہ کی اور کتابون کی مانند جہاد کی فصل پر بہی مشتمل ہے ڈاکٹر صاحب کا اس خاص فقرہ کو نقل کرنا اور اِس پر یہہ رای دینا کہ یہہ انگریزون کی نسبت ہے ہرگز ڈاکٹر صاحب کے شایان حال نہین ہے جہان مولوی اسمعیل صاحب نے حکام کے انصاف اور اہل معاملات کی دیانت اور مالدارون کی سخاوت کا ذکر کیا ہے وہان مولوی اسمعیل صاحب نے خاص مسلمان حاکمون کا انصاف وغیرہ مراد نہین لیا بلکہ علی العموم اِسکا یہہ مطلب ہے کہ جو لوگ خواہ وہ کسی مذہب کے ہون اِن صفات کے ساتہہ موصوف ہون گے وہ خدا کی فضل و کرم کے مستحق ہونگے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اسبات پر بہی گرفت کی ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب نے اپنی کتاب مین ہندوستان کی اس حالت سے جو سولہوین اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سترہویں صدی میں تھی اور اس حالت سے جو انیسویں صدی میں ہے باہم مقابلہ کیا ہے جس سے گورنمنٹ انگریزی کے عہد کی برائی ثابت ہوتی ہے مگر مقام تعجب کا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی اس راے کے ظاہر کرتے وقت اسباب کا خیال نہ کیا کہ اٹھارہویں صدی کے وسط زمانہ تک تو ہندوستان میں مسلمانوں ہی کی حکومت رہی تھی اور مولوی اسمعیل صاحب نے اپنے اس بیان میں اس عہد کو بھی سنہ ۱۸۱۸ء کی مانند برا بیان کیا ہے پس اگر مولوی اسمعیل کے بیان کی نسبت یہہ گرفت صحیح خیال کیجاوے تو یہہ بات سمجھہ میں نہیں آتی کہ اگر مولوی اسمعیل صاحب اٹھارویں صدی کے وسط میں ہوتے تو وہ خود اپنے ہی گورنمنٹ کے حق میں جہاد کا وعظ کہنا کیسے جایز سمجھتے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے لفظ دارالحرب کے ترجمہ کی صحت کا بھی خیال نہیں فرمایا کیونکہ انہوں نے اسکا ترجمہ دشمن کا گھر لکھا ہے اسلئے کہ اس صورت میں انہیں کے دلایل کے بموجب وہ تمام مسلمانوں کو بغاوت سے باز رکھتا ہے

جو مضمون اس عالم ڈاکٹر نے انگلشمین مطبوعہ ۱۶ امی سنہ ۱۸۷۱ء میں چھپوایا ہے اسکا بھی خلاصہ ذیل میں لکھا جاتا ہے ۔ ہم یہہ بات ثابت کرچکے ہیں کہ مسلمانوں کی تمام معتبر کتابوں کے بموجب ہندوستان دارالاسلام نہیں رہا بلکہ اب دارالحرب ہوگیا ہے پس جو مسلمان رعایا اب زیادہ پرجوش ہے خود اسکی حق میں بلکہ نیز ہماری حق میں بھی یہہ بات کچھہ خفیف نہیں ہے کہ ہندوستان اب دارالحرب ہوگیا ہے اور اس صورت میں ان پر ہم سے بغاوت کرنا اور اس کو پھر دارالاسلام بنانا فرض نہیں ہے مگر ہم اپنے پہلے مضامین میں یہہ بات ثابت کرچکے ہیں کہ ہندوستان اب دشمن کا ملک ہے اس سبب سے اس زمانہ کے مسلمانوں کو اپنی کتابوں کے بموجب فرض ہے کہ وہ ساکت رہیں کیونکہ اس کی جواب دہی ان کے ذمہ نہیں ہے بلکہ اسمیں خدا کی مشیت غالب ہے اور بغاوت کرنے سے جن خطرات کا احتمال ان کے مذہب کی نسبت ہے وہ احتمال اس بات پر انکو مجبور کرتا ہے کہ وہ جہاد کو ناجایز سمجھیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صراط المستقیم اُن چودہ کتابون مین سے پہلی کتاب ہے جنکی نسبت ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۶۶ مین یہہ تحریر فرمایا ہی کہ وو "جن کتابونکے وہابی لوگ زیادہ معتقد ہین انکے نام سننے سی یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان مین بغاوت اور فساد کا ذکر ہی" مگر مین اپنے پہلے مضمون مین یہہ بات بخوبی ثابت کرچکا ہون کہ اس کتاب کو گورنمنٹ انگریزی پر جہاد کرنے سے کچھہ تعلق نہین ہی ایک اور مقام پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۶۵ و ۶۶ مین پیشین گوئیون کی **ایک نظم رسالہ کا** ذکر کیا ہے مگر میری دانست مین جو مطلب اسکا ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بیان کیا ہے وہ محض غلط ہے اس لیئے کہ وہ رسالہ اور مثنوی جسکو مولوی کرم علی ساکن کانپور نے تصنیف کیا تہا سنہ ۱۲۴۲ء اور سنہ ۱۲۴۳ء کے درمیان اسوقت تصنیف ہوئی تہی جو سید احمد صاحب سکہون پر جہاد کر رہے تہی پس ایسی کتابون اور ایسے رسالون کے ذکر کرنے سے بجز اسکے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کی رونق تصور کی ہے اور کچہہ فایدہ نہین ہی اور جن دلایل سے اُنہون نے اس امر کا ثبوت چاہا ہے کہ ملکہ معظمہ پر جہاد کرنا مسلمانون کا فرض ہے ان دلایل کو ان رسالون اور قصیدون کے ذکر سے کچہہ بہی تقویت نہین ہوتی اور جب ان رسالون کے معنے کو غور سے دیکہا جاتا ہے تو کوئی بات اِن مین ایسی نہین معلوم ہوتی جسکی نسبت یہہ گمان ہو سکے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے لوگون کو باغی بنانے کے لئے لکہے گئے تہے اور اگر اِس مضمون کے دیکہنے والے اِسبات کا خیال کرین کہ یہہ رسالے کس زمانہ مین تصنیف ہوئے تہی تو اُنکو خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ اُنمین دراصل کن لوگون سے خطاب ہے اور اِس سبب سے مین ڈاکٹر صاحب کے اِس فقرہ کی صحت و عدم صحت کا تصفیہ ناظرین حق پسند کی منصفانہ رای پر چہوڑتا ہون کہ

"وہابیون نے نظم و نثر مین انگریزون پر جہاد کرنے کے باب مین اِس کثرت سے کتابین

© rasailojaraid.com

تصنیف کی ہین کہ اگر ان سبکا نہایت مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بہی ایک بڑہی حجم کی کتاب تصنیف ہو"

تیسری کتاب شرح وقایہ عربی ہے جسکو مین اور تمام ہندوستان کے مسلمان جانتے ہین اور جسکو تصنیف ہوے بہی کئی سو برس کا عرصہ ہوچکا ہے کہ یہہ کتاب حنفیون کی فروعات مین ہے اور قطع نظر اس سے کہ وہ وہابیون کے نزدیک معتبر ہے یا غیر معتبر یہہ بات ظاہر ہے کہ وہ ہندوستان مین اِس فرقہ کے پیدا ہونے سے بہت پہلے موجود ہتی اور اس مین جہاد کی بابت صاف یہہ لکہا ہے کہ وہ سچے مسلمانون پر اسوقت فرض ہے جبکہ کفار مسلمانون کو ایذا پہونچاوین چنانچہ اِس بات کو خود ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بہی اپنی کتاب کے صفحہ ۶۶ مین صراحتًا تسلیم کیا ہے - ؎

چوتھی کتاب شاہ نعمت اللہ ولی کشمیری کا (جنہونے ۱۲۸ سنہ ہجری مطابق ۱۱۱۸ سنہ ۶ مین وفات پائی) ایک پُرانا قصیدہ ہے جس مین اُنہون نے بطور پیشین گوئی یہہ لکہا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کو ایک وقت مین زوال ہوگا اور اسی قسم کی اِس مین اور چند پیشین گوئیان ہین جنکا ذکر ڈاکٹر صاحب نے صفحہ ۶۳ مین کیا ہے مگر تعجب کی بات ہے کہ جس مقام پر پہلے ڈاکٹر صاحب نے وہابیون کی عقاید کا حال بیان کیا تہا وہان اُنہون نے یہہ بہی لکہا تہا کہ وہابی لوگ اولیا اللہ کی کرامت کے قایل نہین ہین پہر کیونکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب کا یہہ بیان صحیح ہوسکتا ہے کہ وہابی لوگ اولیا اللہ کی آر عیبت وانی کے معتقد ہین یہہ تو ایسی بات ہے کہ جو لوگ وہابیت کی خلاف قبر پرستی کرتے ہین وہ بہی اس کے قایل نہین ہین اِس لئے کہ اس قسم کی باتین تو اکثر نجومی و رمال و جفار لوگ بیان کیا کرتے ہین اگر خدا کے نیک بندے کوئی ایسی پیشین گوئی کرتے بہی ہین تو اُنکے نیت مین فساد نہین ہوتا چنانچہ دیکہو کثر علمائی پادری بہی دنیا کے انجام کی نسبت اپنی رائے ظاہر کیا کرتے ہین اور سلطنت روم و فرانس وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وغیرہ کے زوال کی بابت پیشین گوئیان کرتے ہین اور اپنی پیشین گوئیون کو سنیٹ جان کے الہام پر مبنی سمجھتے ہین چنانچہ جو لوگ تھوڑی سی بھی عقل و فہم رکھتے ہین وہ بھی ایسی پیشگوئیونکو کسی حالت مین قابل اعتماد نہین سمجھتے اور خاص وہابیون کا تو یہہ عقیدہ ہے کہ پیشین گوئی ہرگز قابل اعتبار نہین ہوتی کیونکہ علم غیب کا ثبوت الخ لبشر کے واسطے تو کیا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے بھی نہین ہے چنانچہ خود قران پاک مین خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یعنی کہدو تم اے محمد رسول اللہ لوگونکو کہ مجھکو خود اپنی ذات کی نفع اور نقصان کا بھی کچھہ اعتبار نہین ہے بلکہ جو خدا چاہے وہی ہوتا ہے اور مین کوئی غیب کی بات نہین جانتا اور اگر مین علم غیب رکھتا تو بہت سی بھلائی کی باتین جمع کر لیتا اور اپنے اوپر کوئی برائی نہ آنے دیتا مین کوئی غیبدان یا فرشتہ یا برائی بھلائی کا مالک نہین ہون بلکہ مین تو صرف مومنون کی بشارت دینے والا اور عقبیٰ کی خرابی سے ڈرانیوالا ایک آدمی ہون ؛

٭ عام اہل اسلام انبیاء کی پیشین گوئیون کے قایل ہین - اور اس آیتہ کے وہ یہہ معنی کرتے ہین کہ آنحضرت اپنے ذاتی علم سے غیب نہ جانتے تھے اور اوسمین وہ خود مختار نہ تھے کہ جس مخفی اور آئندہ کی بات کو وہ چاہین جان لین - اور وہ یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ خداوند تعالیٰ چاہتا ہے تو وہ اونکو علم غیب پر مطلع کرتا ہے اسپر بہت سے آیات سے استدلال کرتے ہین - ازانجملہ یہ آیہ ولا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضے من رسول - یعنی وہ اپنے اس علم پر جو لوگون سے غیب ہے کسیکو بطور وحی و یقین مطلع نہین کرتا - مگر جسکو اپنے رسولون سے پسند کرتے اہل اسلام اس اعتقاد کے ساتھہ ان پیشین گوئیون پر یقین نہین رکھتے جو نبی کے سوا اور لوگون سے مروی ہین جیسے ... پیشین گوئی نعمت اللہ کا شعر ... کی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پانچوین کتاب قیصر روم ہے اِسکو بہی وہابیون کے اعتقاد سے کچہہ علاقہ نہین ہے کیونکہ یہہ ایک تاریخ کی کتاب ہے جسکو گورنمنٹ روم کے ایک ملازم ابراہیم افندی نے عربی زبان مین لکہا تہا پہر اسکا خلاصہ بزبان فارسی سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۴ع کو کانپور مین چہاپا گیا چنانچہ منجملہ اور باتون کے اس کتاب مین اُن لڑائیونکا بہی ذکر ہے کہ سلطان محمود اول کے عہد مین وہابیون اور ترکون کی باہم لڑائی ہوئی تہی ؁

چہٹی کتاب آثار محشر ہے جسکو مولوی محمد علی صاحب نے تصنیف کیا تہا ڈاکٹر ہنٹر صاحب اسکی نسبت تحریر فرماتے ہین کہ "اس کتاب مین پیشین گوئی کی گئی ہے کہ پنجاب کی حد پر خیبر کی پہاڑیون مین ایک ایسی لڑائی ہوگی کہ ابتدا انگریز مسلمانون کو مغلوب کرینگے اور مسلمان مغلوب ہوکر اپنے امام موعود کی تلاش کرینگے بعد اسکے ایک اور لڑائی ہوگی جو چار روز تک رہیگی اور اس لڑائی مین مسلمان فتحیاب ہونگے اور انگریزون کو ایسی شکست فاش ہوگی کہ اِسکے سبب سے انگریزون کے دماغون مین سے اپنی حکومت کا خیال جاتا رہیگا اُسکے بعد امام مہدی صاحب ع م ظاہر ہونگے اور جو مسلمان اسوقت ہندستان مین حاکم ہونگے وہ امام صاحب سے ملنے کے لئے مکہ معظمہ کو جاوینگے اور یہہ واقعات بعد اس کسوف وخسوف کے واقع ہونگے جو ماہ رمضان مین واقع ہونگی مگر مین حیران ہون کہ ڈاکٹر صاحب نے یہہ بات کہانسے نکالی ہے میرے ذہن مین تو بجز اسکے اور کچہہ نہین آتا کہ یا تو ڈاکٹر صاحب اپنے اس بیان سے اپنی کتاب کے پڑہنے والون کو دہوکہ دیا چاہتے ہین یا وہ نہایت درجہ کے ناواقف ہین کیونکہ انکے ذمہ ان دونون الزامون سے ایک ضرور عاید ہوتا ہے حالانکہ میرے علم ویقین مین یہہ دونون باتون ڈاکٹر صاحب کے شان سے بعید معلوم ہوتی ہین اب مین اپنے ناظرین مضمون کے واسطے آثار محشر کا خلاصہ مطلب ذیل مین درج کرتا ہون اور اسبات سے اونکو متنبہ کرتا ہون کہ ایسی ہی خیبر کی پہاڑیان جنکے سبب سے دہوکہ دہی یا ناواقفیت کا الزام ڈاکٹر صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیدا ہوتا ہے حوالی مدینہ منورہ مین بہی واقع ہین اور وہ بہی خیبر کی پہاڑیان مشہور ہین خلاصہ مذکور یہہ ہے "قیامت کے قریب سلطان روم اور ایک عیسائی بادشاہ مین لڑائی ہوگی اس لڑائی مین سلطان روم کو دو عیسائی بادشاہ مدد دینگے (جسطرح کریمیا کی لڑائی مین سلطان روم کو مدد دی گئی تہی) چنانچہ وہ لڑائی شام کے میدانون مین ایک عرصہ تک ہوتی رہیگی اور اثناء جنگ مین کبہی کسیکو اور کبہی کسیکو فتحیابی ہوگی مگر انجام کار عیسائی بادشاہون کی معاونت سے سلطان روم کو فتح نصیب ہوگی اسکے بعد سلطان روم اور ان عیسائی بادشاہون مین اسبات پر تنازع ہوگا کہ یہہ فتح مجہکو ہوئی ہے اور وہ کہینگے کہ نہین یہہ فتح ہمکو ہوئی ہے اور انجام اس نزاع کا یہہ ہوگا کہ یہہ دونو عیسائی بادشاہ جو سلطان روم کے رفیق ہینگے اُس بادشاہ کے موافق ہوکر جو سلطان روم کا مخالف ہوگا پہر سلطان روم کو شکست دینگے اور سلطنت روم پر قبضہ کرکے اپنی حکومت خیبر کے ان پہاڑیون تک پہیلا دینگے جو مدینہ منورہ کے قریب واقع ہین پس جب یہان تک نوبت پہونچیگی تو مسلمان یہہ سمجہکر امام مہدی علیہ السّلام کو تلاش کرینگے کہ اب اُنکے ظہور کا زمانہ آگیا ہے اور امام مہدی علیہ السّلام اس زمانہ مین مدینہ منورہ مین ہونگے بعد چندے وہان سے مکہ کو تشریف لیجاوینگے اور مکہ مین تمام مسلمان اُن کے پاس جمع ہوجاوینگے اور چند روز بعد ایک خراسانی امیر ایک جم غفیر کے ساتہہ امام مہدی علیہ السّلام کے پاس آویگا امام مہدی اوسکی مدد سے عیسائیون کو شکست دینگے اور مسلمانون کی حکومت تمام دنیا مین قایم کرینگے اسی عرصہ مین دجال نابکار پیدا ہوگا اور مسجد دمشق مین اس دجال کے ہلاک کرنے کے واسطے حضرت عیسےٰ علیہ السّلام آسمان سے نزول فرماوینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام ملکر دجال کو ہلاک فرمادینگے اسکے بعد چند اور ایسے ہی امور ظہور مین آوینگے اور پہر ہنگامہ قیامت برپا ہوگا" پس خیبر کی پہاڑیون کا تو یہہ حال ہے جو مینے بیان کیا اور اس کتاب کی نسبت میری رای یہہ ہے کہ اسکے اکثر مضامین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں کے اعتقاد میں ایک روایت کا حکم رکہتے ہیں - اور بڑے بڑے علماء وفضلاء
بہی اسکو کچھہ قطعی حکم نہیں سمجھتے اور میرا عقیدہ بہی اسکی نسبت ایسا ہی ہے
جن چودہ کتابوں کا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنے کتاب مین کیا ہے ایمن سے - ساتوین
کتاب تقویۃ الایمان ہی چنانچہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ رایل ایشیاٹک سوسیٹی کے رسالہ
(جلد ۱۳ سنہ ۱۸۵۲ء) میں چہپا تہا مگر اس کتاب کو وہابیت یا جہاد سے کچھہ تعلق نہیں
ہے اور اس امر کی تصدیق اسکی انگریزی ترجمہ کو پڑہکر ہر ایک انگریز کر سکتا ہے -
آٹہوین کتاب ایک تذکرہ ہے مگر مینے نہ اس کتاب کا نام سُنا اور نہ مجھکو یہہ معلوم
ہُوا کہ اس نام کی کوئی کتاب مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی نے تصنیف کی ہتی
البتہ اسکے نام سے یہہ بات سمجھہ میں آتی ہے کہ اسمین کچھہ نصیحت آمیز باتین لکہی ہونگی
نوین کتاب نصیحت المسلمین ہے اور اس مین پانچ باب ہین پہلے باب مین توہمّت
پرستی کا حال لکہا ہے دوسرے باب مین اس فعل کی مذمت لکہی ہے تیسرے
باب مین یہہ لکہا ہے کہ کسی مخلوق کو مثل خدا کی سمجہنا بت پرستی مین داخل ہے چوتھے
باب مین مشرک مسلمانوں کی شرک آمیز طریقوں کا ذکر ہی پانچوین باب مین اس عمل کا ذکر ہی جسکو بت پرست عاقبت میں مستحق
ہونگے مگر اس تمام کتاب مین میری نظر سے ایک فقرہ بہی ایسا نہین گذرا جس
سے یہہ بات ترشح ہوتی ہو کہ اسمین گورنمنٹ پر جہاد کرنیکی ترغیب ہے -
دسوین کتاب ہدایت المومنین ہی اس نام کی جس کتاب کو مین جانتا ہُون وہ
صرف تعدیہ داری کے ذکر مین ہے ؎
گیارہوین کتاب عربی زبان کی تنویر العینین ہے جو کسی زمانہ مین معہ اردو ترجمہ کے
کلکتہ مین چہپی ہتی اس کتاب مین جہاد کا کہین نام ونشان بہی نہین ہے بلکہ اسمین
صرف اس امر کا بیان ہے کہ مسلمانوں کو نماز مین رفع یدین کا کرنا چاہیئے چنانچہ پورا نام
اس کتاب کا تنویر العینین فے اثبات رفع الیدین ہے اور اسکے معنے یہہ ہین دو روشنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنکہون کی رفع یدین کے ثبوت مین " لیکن بڑا التعجب یہہ ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے
اِس کتاب کو جہاد سے کیون منسوب کیا ہے

بارہوین کتاب ہے جسکو شاہ سید احمد اور مولوی محمد اسمعیل کے پیدا ہونے سے بہت پہلے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مولوی محمد اسمعیل صاحب کے دادا نے (جنہون نے سنہ۱۱۷۶ہجری مطابق سنہ۱۷۶۲ء مین وفات پائی) تصنیف کیا تہا احکام تقلید اور اجتہاد مین ہے اس کتاب مین بہی کہین جہاد کا ذکر نہین ہے بلکہ اسمین صرف اسبات کا ذکر ہے کہ آیا انسان کو اپنے دینیات مین اپنی رای اور اجتہاد سے کام لینا چاہیئے یا پہلے لوگون کی تقلید کرنی چاہیئے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس عالم ڈاکٹر نے لفظ اجتہاد اور جہاد کو ایک معنی مین سمجہا ہے جسکے سبب سے انکو یہہ غلطی ہوئی ہے۔

تیرہوین کتاب تنبیہ الغافلین ہے یہہ ایک چہوٹا سا رسالہ ہے اردو کا جسکو شاہ سید احمد صاحب نے اپنے پیرون اور مسلمانون کی ہدایت کیواسطے لکہا تہا اس کتاب کے دیباچہ مین دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہے اور اس بات کی ہدایت ہے کہ دنیا ایک محض ناپایدار شی ہے اوسکا لالچ ہرگز نہ کرنا چاہیئے اور باقی کتاب مین یہہ لکہا ہے کہ مسلمانون پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ کسی مخلوق کو معبود نہ سمجہین مگر اسمین جہاد سے کچہہ بحث نہین ہے۔

چودہوین کتاب اربعین ہے مگر یہہ اربعین ایک ایسی کتاب ہی کہ اسکی مثل ہم اور بہت سی کتابین جو لکہتے ہین کیونکہ وہ صرف اون چالیس حدیثون کا نام ہے جو آنحضرت کی کلام مین سے منتخب کئے گئے ہین بس آج تک مینے کوئی چہل حدیث ایسی نہین دیکہی جسکو کسی وہابی مولوی نے تالیف کیا ہو اور اسمین جہاد کی ترغیب ہو۔ اب مین وہابیون کی اوس تحریر کا ذکر کرتا ہون جو ہندوستان کے مسلمانون کی ہجرت کے باب مین ہے اور جسکا تذکرہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب کے صفحہ ۷ مین موجود ہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اوس تحریر کے اول حصہ کو کلکتہ ریویو کے صفحہ ۳۹۲ سے لیا ہے اور دوسرے حصہ کو جامع التفاسیر سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(اور کلکتہ ریویو کے صفحہ ۳۹۱ مین وہ دوسرا حصہ بہی موجود ہی مگر اوس اول حصہ مین جو فقرہ صاحب راقم کلکتہ ریویو نے سب سے پہلے لکہا ہے ہمکو اوسکی سند معلوم نہین ہوتی کہ وہ کس کتاب سے لکہا ہے وعلی ہذا القیاس جو حصہ جامع التفاسیر سے نقل ہوا ہے وہ بہی تصرف سے خالی نہین معلوم ہوتا کیونکہ جو ترجمہ مصنف جامع التفاسیر نے قرآن کی اس آیة کا کیا ہے قل یٰعبادی الذین اٰمنوا اتقوا ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنة وارض اللہ واسعة انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب وہ تو صرف یہہ ہے (کہ دو تم اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندون سے کہ اے بندو ڈرو تم اپنے رب سے اور جان لو تم اس بات کو کہ جو لوگ دنیا مین نیکوکار ہین اُن کے لئے عقبی مین بہی عیش ہین اور خدا کی زمین بہت وسیع ہی جو لوگ تکلیف و اذیت پر صبر کرتے ہین انکو خدا تعالی پورا اجر دیتا ہے) اور اس ترجمہ مین صاحب جامع التفاسیر نے اور مفسرین کی راے سے اتفاق کر کے اِس فقرہ کی شان نزول مین کہ "خدا کی زمین وسیع ہے" یہہ لکہا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرؤن یعنی مسلمانون کو ابتداء اسلام مین اہل مکہ سے اذیت پہنچی تو آنحضرت نے اُن مسلمانون سے یہہ ارشاد فرمایا کہ تم والی حبش کی حکومت مین چلے جاؤ حالانکہ اس زمانہ مین حبش کا حاکم ایک عیسائی تہا چنانچہ خدا کے اِس کلام مین آنحضرت کے لئے اِس حکم کیطرف اشارہ ہے۔

اسکے بعد ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب مین وہابیون کی تحریر مذکور سے ایک اور فقرہ کا ترجمہ درج ہے مگر ڈاکٹر صاحب نے جو اِس فقرہ مین گلا گھوٹنے کا ذکر کیا ہے وہ صحیح نہین ہے صحیح ترجمہ اسکا صرف یہہ ہے کہ اگر ہم سچی بات کہین تو وہابیت کے مخالف مسلمان ہمی ہماری زبان پکڑین گے۔ علاوہ ازین اسکے مصنف نے خدا سے یہہ دعا مانگی ہے کہ جیسے میرے اوستاد حضرت مولوی اسحاق صاحب کو مکہ معظمہ کی مٹی نصیب ہوئی ہے اسیطرح مجہکو بہی مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی خاک نصیب ہو۔ پس جو شخص اِس مضمون کو پڑہیگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُسکو یہہ بات ضرور معلوم ہوگی کہ اپنے مذہب کا پکا اور اپنے دین کا متدین آدمی ہمیشہ ایسی ہی آرزوئین کیا کرتا ہے اور حتی الامکان اورون کو بہی اسکی ہدایت کرتا رہتا ہے اب ہم راقم کلکتہ ریویو کے اس فقرہ کو بہی نقل کرتے ہین جسکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے کسی مصلحت سے چہوڑ دیا ہے وہ فقرہ یہہ ہے کہ ہجرت کا مسئلہ کچہہ خاص اسلام ہی سے متعلق نہین ہے بلکہ عیسائی مذہب مین بہی اسکا وجود ہے چنانچہ مسلمانون مین مشتاقان زیارت کا اور عیسوی مذہب مین رومن کیتہلک کے پیرؤن کا اور اُن لوگون کا جو یروشلیم مین مرنیکو ثواب کی بات جانتے تہے ایک سا ہی مطلب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ سب لوگ اسبات کو دل سے خواہان ہوتے ہین کہ ہماری زندگی کے آخری ایام کسی ایسے بزرگ اور مقدس جگہہ مین بسر ہون جہان ہم عصیان کاریکے محفوظ رہین۔ پس اگر ہندوستان سے ہجرت کرنیکے مسئلہ کی کچہہ اصلیت ہوتی تو جن مسلمانون کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے مفسدہ پرداز اور گورنمنٹ کے حق مین ایک خطرناک چیز بیان کیا ہے وہ یہان کیون ٹہرتے۔ سیدہے مکہ ہی کو چلے جاتے۔

ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۵، مین وہابی مسلمانون کے جن چار فرقون کا ذکر کیا ہے اب ہم اُن مین تیسرے فرقہ یعنی مولویون کا ذکر کرتے ہین اور ڈاکٹر صاحب کے دو فقرون کو بہی اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ ناظرین مضمون انکو پڑہکر ذرا ڈاکٹر صاحب کی رائے کی وقعت کا اندازہ کرین وہ فقرے یہہ ہین "مین نہایت افسوس کرونگا اگر کوئی شخص یہہ خیال کریگا کہ مینے لفظ وہابی کو مفسد کے معنی مین لکہا ہے" ✝ ہندوستان مین حکومت انگریزی کی گویا یہہ بدنصیبی ہے کہ اگر مسلمانون کی تہذیب کا ارادہ کیا جاوے تو یہان کے مسلمان کافر محمدون کے دشمن بن جاوینگے اور جہان کہین مسلمان اپنے مذہبی فرایض کو از سر نو تازہ کرنا چاہتے ہین وہان کے حکام سے ضرور بغاوت

✝ یہہ فقرہ آیندہ پہلے فقرے سے علیحدہ دوسری جگہہ لکہا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے ہین"۔ مگر کیسی افسوس کی بات ہے کہ ابہی وہ یہہ کہہ چکے ہین کہ وہابیت سے مفسدہ پردازی میری مراد نہین ہے۔ اور ابہی وہ یہہ کہتے ہین کہ مسلمانون کو بغاوت لازم ہے اِس لحاظ سے وہ صِرف پانچ صفحون مین بہی اپنی رائے کو ایک طرح پہ قایم نہین رکہہ سکے اور سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تحریر مین مذہب اسلام کو مورد الزام بنایا ہے جسکو میرے ثبوت نے بالکُل باطل کر دیا ہے مگر صاحب موصوف کی طبیعت مین وہابیون کی سازش اور جہاد کا خیال ایسا سمایا ہوا ہے کہ علی العموم جو بات مذہب اسلام کی ہوتی ہے وہ اسکو لوٹ پہیر کر اپنے ہی کلام و مطلب کا موید بنا لیتے ہین اور گو میری یہہ رائے ہے کہ جس مسئلہ کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اس پچہلے فقرہ مین بیان کیا ہے اُسکو کسیطرح وہابیت سے علاقہ نہین ہے لیکن تاہم مین اس بات کو بلاشُبہ تسلیم کرتا ہون کہ بعض وہابی+ ایسے متعصب ہوتے ہین کہ وہ صِرف کافرون ہی کو نہین بلکہ اُن مسلمانون کو بہی

+ ایسے لوگون کو ہم بہی بُرا جانتے ہین اور اُن کی تنبیہ و تہدید کے لئے اُنکو وہابی یا نجدی کہا کرتے ہین باوجودیکہ اس لفظ کے استعمال کو سچے متبعین اور اہلحدیث کے حق مین دشنام و توہین سمجہتے ہین۔ ایسے لوگون کی بُرائی اور اہل قبلہ کی باہمی تکفیر کی ممانعت ہم اشاعۃ السنۃ کے متعدد پرچون مین بیان کر چکے ہین (دیکہو نمبر ۲ جلد ۴ (جو غلطی کاتب سے جلد ۲ لکہی گئی ہے) صفحہ ۲۳۸ اور نمبر ۲ جلد ۴ (بشرح بالا) صفحہ ۲۶۱ – اور نمبر ۱۱ جلد ۴ صفحہ ۳۳۶ جسمین اس مضمون (کفر و کافر) کا خلاصہ و نتیجہ مرقوم ہے جو بالاستقلال اسی باب مین لکہا گیا ہے۔

(ایسے لوگون کے افعال و اقوال (بقول آنربل سید احمد خان) ذاتی ہین جو صرف انکی ذات و دل و دماغ سے علاقہ رکہتی ہین (جیسے مکلین نامی کا وہ فعل جو اس سے ملکہ معظمہ قیصر ہند و انگلنڈ کے حق مین سرزد ہوا باوجودیکہ وہ ایک عیسائی مذہب تہا) وہ کچہ اصول مذہب اہلحدیث نہین۔ ایسا ہوتا تو کوئی پکا اہلحدیث اُنسے خالی نہ ہوتا حالانکہ بالاتفاق اس گروہ مین ایسے لوگ بہی ہین جو پکے اہلحدیث کہلاتے ہین پہر وہ اپنے برادران اسلام اور حاکم اور گورنمنٹ

[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذلیل وحقیر سمجھتے ہین جو اُن کے عقیدہ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہین اور خود وہ اہلسنت وجماعت مسلمان بھی جو وہابی نہین ہین وہابیون کے نزدیک بُرے خیال کئے جاتے ہین - حالانکہ وہابی خود بھی اہلسنت کہلاتے ہین چنانچہ متعصب وہابی ایسے لوگون سے ملنے جلنے یا اُن سے محبت رکھنے اور اُن کے رنج وراحت مین شریک ہونے بلکہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنے تک کو بُرا جانتے ہین لیکن درحقیقت ایسے متعصب وہابی منافق لوگ ہین اور انکی رائین صرف غلطی پر مبنی ہین اور اُن کے ایسے قول وفعل خاص اُنکے ہی ذات سے علاقہ رکھتے ہین کچھ وہ وہابیت کے اصول نہین ہین -

مگر ڈاکٹر صاحب کو اس بات کی خبر نہین ہے کہ جیسے بعض وہابی متعصب ہین ایسے ہی بہت سے پکے وہابی اور وہابیون کے علاوہ اور مسلمان جو وہابیت کی جانب میلان خاطر رکھتے ہین ایسے بھی ہندوستان مین موجود ہین کہ جسطرح اپنے وہابیت کے خالص عقیدہ کو خداوند تعالی کے ساتھ پاک وصاف رکھتے ہین اسیطرح وہ اس بات کو بھی اپنی بھلائی کا باعث جانتے ہین کہ ہمارے اس خالص عقیدہ کا اثر ہمارے ہمجنسون کی نسبت بھی ایسا ہی ہو اور دُنیا مین سب لوگ خلوص واتحاد سے رہین اور جس طرح سے وہ اپنے عقیدہ کو خدا کی رحمت کا سبب جانتے ہین اسی طرح وہ اُسکو دنیا مین بھی باہمی رحمت ومحبت کا منشا خیال کرتے ہین پس میری دانست مین جو لوگ ایسے ہین اُن کے اتباع سے اور لوگون کو ضرور فایدہ ہوگا - اور جب یہہ بات ثابت ہوگی کہ اگرچہ تھوڑے سے وہابی متعصب ہین تو بہت سے نیک نیت اور صاف دل بھی موجود ہین - پس اس صورت مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کا یہہ قول کسیطرح صحیح نہین ہو سکتا کہ علی العموم مسلمانون کے مذہب کی تہذیب اس بات کی موجب ہے کہ مسلمانون کے دل مین کافر نعمتمندون کی طرف سے بغض وعداوت پیدا کرے - مین دل سے یقین کرتا ہون اور سب کو یقین دلاتا ہون کہ مسلمانون کی مذہبی تکمیل کے اور اپنی گورنمنٹ کے ساتھ خیر خواہی کرنیکے گویا ایک ہی معنی ہین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفحہ ۸۷ مین جہان ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی چوتھی جماعت کا ذکر کیا ہے وہان
یہہ بھی فرمایا ہے کہ ہر ضلع مین باغیون کی ایک جماعت اس غرض سے موجود ہے کہ روپیہ
اور آدمی جمع کرے اور اسکو جہاد کے صرف کے واسطے مہیا رکھے۔ چنانچہ اُن کے جس فقرہ
سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے اُسکا ترجمہ یہہ ہے اُس نے ہر ایک گھر کے سرپرست کو یہہ حکم دیا
کہ وہ ہر ایک شخص کی خوراک مین سے ایک مٹھی خدا کے نام کی بھی نکال لیا کرے مگر میری
دانست مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے یہہ ایک فرضی لوگون کا ذکر کیا ہے جلسے ٹہراکر آج تک دنیا
مین کوئی قوم شایستہ اور ہمدرد نہین ہوئی۔ کیونکہ ہندوستانی لوگ تو مدت مدید سے
استقلال مزاج اور دور اندیشی اور اتفاق اور خاموشی اور رازداری اور عوام کی طبیعتون
پر حاوی ہونے کے طریقون کو بھول گئے ہین اور جبتک یہہ سب باتین کسی قوم مین نہ ہون
اُسوقت تک جیسی سازش کا خیال ڈاکٹر صاحب ہندوستان کے وہابیون کی نسبت کرتے
ہین ایک ہفتہ بھی قایم نہین رہ سکتے اور ہندوستان تو کیا یہہ صفتین ہین کہ یونان اور
روم کے نامی ہمدرد قومون مین بھی نہین ہوئین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اس خیال کے اصل صرف
اس قدر ہی کہ کسی زمانہ مین سکھون پر جہاد کرنیکے واسطے ایک اتفاق ہوا تھا اور اُس سے
گورنمنٹ بھی واقف تھی مگر اسکو بغاوت سے کچھہ سروکار نہ تھا گورنمنٹ کے ساتھہ بغاوت کرنیکا
تو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ہی طومار باندھا۔ مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ انگریزون کے ذی ہوش
اور حق پسند قوم نے اپنی دانائی کے سبب سے اُن کی تحریر پر کچھہ التفات نہین کیا دوسرے
باب کے اخیر مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اس سرکاری تحقیقاتون کا ذکر کیا ہے جو وہابیون کی
سازش کے باب مین کی گئی ہین مگر مین اُن تحقیقاتون کے نتیجہ کی نسبت اس سبب سے کچھہ رای
نہین دیتا کہ آیندہ خود وہ زمانہ ہی آجاویگا جسمین ان تحقیقاتون کی حقیقت کھلجاویگی مجھہ کو
اس وقت اسکی نسبت کچھہ کہنے کی ضرورت نہین سہ نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا
اُس بیان یا برہان مین اسرائیل سید احمد خان صاحب نے عمدہ اور صاف طور پر یہہ ثابت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کردیا ہے کہ اہلحدیث (یا یون کہو کہ وہابیون) کی کسی تصنیف و تحریر مین گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد یا بغاوت کی ترغیب پائی نہین جاتی۔

جن چودہ کتابون مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ترغیب جہاد و بغاوت کے موجود ہونے کا دعوی کیا ہے اُن مین سے صرف چھہ کتابین اہلحدیث کی تصنیف ہین۔ صراط مستقیم تقویۃ الایمان۔ نصیحۃ المسلمین۔ تنویر العینین۔ تنبیہ الغافلین۔ اربعین۔

سو منجملہ ان کے آخیر پانچ مین تو جہاد کا نام و نشان ہی نہین صرف اول مین جہاد کا ذکر ہے مگر اسکو گورنمنٹ انگلشیہ سے کوئی تعلق نہین۔

اس سے ناظرین عموماً مخالفین کے اِس الزام کا کہ "اہلحدیث (یا وہابی) ہمیشہ تحریراً و تقریراً بغاوت گورنمنٹ کی رغبت دلاتے رہتے ہین"۔ اور خصوصاً آنربل ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اِس دعوی ناتمام کا کہ "وہابیون نے نظم و نثر مین انگریزون پر جہاد کرنیکی باب مین اِس کثرت سے کتابین تصنیف کی ہین کہ اگر انکا نہایت مختصر خلاصہ کیا جاوے تو ایک بڑے حجم کی کتاب تیار ہو" خوب اندازہ کر سکتے ہین کہ ان دعاوی مین کس قدر صداقت و واقفیت و انصاف کا دخل ہے۔

مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے سید احمد خان کے ان جوابات کو پڑھا ہوگا تو بلا تردد ان جوابات کو مان لیا ہوگا اور اپنے اس خیال سے رجوع فرمایا ہوگا۔ اس بحث سے ثابت ہوا کہ اہلحدیث نے کبھی تحریر و تصنیف کے ذریعہ سے بھی گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت نہین کی جبکہ ان سے کبھی عملاً و فعلاً یہہ مخالفت سرزد نہین ہوئی اور انکا چال و چلن علمی و عملی و قولی و فعلی کسیوجہ سے مخالف گورنمنٹ نہین ہے۔ آیندہ اسکا انصاف ناظرین پر ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر سوم — جلد پنجم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنہ

بابت ربیع الثانی سنہ ۹۹ مطابق مارچ سنہ ۱۸۸۲ء

درجات و رات قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	محاصل قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	۲۴ للعہ	لے
۲	”	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عام اغنیا و لائبریری و سوسائیٹیاں	عہ	ے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	لے	۸ عم
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہیں اور رسالہ ہمیشگی داخل کریں	ہے	۲ ابر
	للاہی قیمت	جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نرکہیں مگر علمیت رکہیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعاے خیر

اشتہار

ہمکو ایک ایسے لایق منشی و معلم کی ضرورت ہے جو خط لکھنے اور خط کا جواب دینے و حساب میں پوری مہارت رکھتا ہو اور تعلیم میں ایسی لیاقت کہ فارسی کی وسطی کتابیں گلستان بوستان وغیرہ بخوبی پڑھا سکتا ہو اور اردو کا فارسی میں فارسی کا اردو میں با محاورہ ترجمہ کرا سکتا اور اس طرز سے جو آجکل مروج ہے بخوبی پڑھا سکتا ہو اور خوشخط بھی چہاپ لکھتا ہو تنخواہ بالفعل عہ دیجاویگی بشرط ترقی کارگذاری ترقی کیجاوے گی بصورت کمی کسی صفت کی منجملہ صفات مذکورہ اسیقدر کمی ہوگی۔

المشتہر مہتمم

التماس

خریداران اشاعۃ السنہ سے جو صاحب ہمیشہ بلا طلب زر ہمیشگی عنایت فرمایا کرتے تھے انکو ہم صرف انکی سابق عنایت یاد دلاتے ہیں اور جو مطالبہ پر بھی زر نہیں بھیجتے انکو جگاتے ہیں وہ حضرات آنکھ کہولیں سنہ ۸۲ء بھی نصف گذر چکا ہے اور سہ ماہی کا پرچہ رسالہ و ضمیمہ بھی انکو مل چکا مگر ابتک انہوں نے سنہ ۸۱ بلکہ بعض حضرات نے سنہ ۸۰ کا فیصلہ نہیں کیا اب وہ خواب غفلت سے بیدار ہو جاویں اور نام بنام پکار کر ہمیشگی نوبت نہ آنے دیں۔ ورنہ ہم پرچہ آیندہ میں کسی نہ کسی صورت سے تحریک کریں گے

الملتمس مہتمم

مطبوعہ مطبع [illegible] امرتسر [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(دفعہ دوم)

مقدمات عشرہ اثبات نبوت جنکی تمہید مین ہم ۱۲۹۶ء ہجری مطابق ۱۸۷۹ء سے لگ رہے تھے تمام ہوئے - اب ہم اصل مدعا کے اثبات کے درپے ہونا چاہتے ہین ولیکن قبل شروع بحث اپنے ناظرین (موافقین ومخالفین) کی خدمت مین یہہ التماس کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ جن صاحبونکو ہمارے اِن مقدمات مین (ناصحانہ یا مخاصمانہ) کلام ہو وہ قبل از شروع مقصود اسکو طے کرلین اثناء بحث مقصود مین کسی مقدمہ پر کسی شخص کا کسی قسم کا اعتراض نہ سنا جاویگا - بلکہ اُن مقدمات کو بطور دلایل قطعیہ مسلمہ تائید مدعا کے لئے پیش کیا جاویگا اور ہر کسیکو انکا تسلیم کرنا واجب ہوگا تمہید مقدمات صرف اسی غرض سے ہوتی ہے کہ مقدمات بطور اصول موضوعہ وعلوم متعارفہ فریقین مین مسلم قرار دئے جاوین اور نظریات اختلافیہ کے فیصلہ کے لئے وہ بمنزلہ ایک حکم اور دلیل کے کام آوین وہ مقدمات معروضہ ذیل ہین اور اُن کے دلایل و تفاصیل اشاعۃ السنہ (جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کے متعدد پرچون مین موجود ہین جنکے پاس وہ پرچے نہون وہ جس مقدمہ مین امعان نظر وکلام کرنا چاہین اسمقدمہ کا متضمن پرچہ راقم سے طلب فرمادین - یہہ اشتہار دو یا تین مرتبہ چھاپا جاویگا اِس اثنا مین کسینے اِن مقدمات کی نسبت کچھہ اعتراض نہ کیا تو اِن مقدمات کو اصول مسلمہ قرار دیا جاویگا

(مقدمہ اولی) خداتعالی قیوم عالم موجود ہے (۲) خداتعالی کی حقیقت ذات وصفات کا عامہ خلایق کو علم نہین ہے (۳) ہر چیز موجود کے لئے محسوس ہونا ضروری نہین (۴) محال و مجہول الکنہ مین فرق ہے اول کے وجود کا انکار جایز بلکہ لازم - ثانی سے انکار ناجایز (۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ مین نہ آوے انسان اسکو بقوت انسانی جان نہین سکتا (۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزین بھی جان سکتا ہے جو حواس خمسہ مین نہ آوین (۷) انسان اپنی فطرت سے نیک وبد کی تمیز کرنیکا مامور ہونا چاہتا ہے (۸) مبدء فیاض (خداوند قیوم عالم) مین بخل نہین (۹) روح بہ نسبت جسم اِس عمل کا محل ہونیکی زیادہ لایق ہے (۱۰) منجملہ اسباب علم موجبات ایک خبر صادق بھی ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اتفاق اہل اسلام

للہ الحمد کہ آن چیز کہ خاطر میخواست۔ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

خدا تعالیٰ کا ہزاران ہزار شکر ہے کہ اہل اسلام کے اتفاق نے جس کے تمنا [illegible] نتائے مین ہم مدت سے تہے اور سال گزشتہ سے اسکی تائید مین مصالحت آمیز و اتفاق انگیز مضامین (مذہبی اشاعت (ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۳ مین) اشاعت مذہب اسلام (ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۱۳ مین) وعلی ہذا القیاس) لکہہ رہے تہے جلوہ دکہایا اور ترقی خواہان اسلام کا شجرہ آرزو و مراد پہل لایا۔

دہلی مین عاملین بالحدیث و عاملین بالفقہ دونون فریق کے علماء کا اسپر اتفاق ہوا ہے کہ فریقین کے لوگ مسایل فرعیہ خلافیہ (رفع الیدین۔ آمین بالجہر وغیرہ) کے سبب آپس مین بغض و عناد و فساد بر پا نہ کرین بلکہ بجاے اسکے محبت و اتفاق پیدا کرین ان مسایل مین ہر ایک شخص اپنے مذہب کے موافق عمل رکہے دوسرے کے فعل پر طعن و توہین عمل مین نہ لاوے ایک دوسرے کے پیچہے نماز مین اقتدا کرنے و ان امور کے اختلاف سے ایک دوسرے کے پیچہے نماز پڑہنے سے انکار نہ کرے۔

ایک فریق کے مساجد مین دوسرے فریق کے لوگ نماز پڑہین کوئی کسی مسجد سے نماز پڑہنے سے روکا نہ جاوے۔

یہہ اتفاق اس سخت و نازیبا اختلاف کے بعد ہوا ہے جس پر ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۴ کے صفحہ ۱۸۶ مین افسوس ظاہر کیا تہا۔ الحمد للہ اس فساد کا دروازہ بند ہوا اور بجاے اسکے اس اتفاق معدن اصلاح و وفاق کا نشان قایم ہوا۔

طرفہ یہہ کہ یہہ مصالحت بطور معاہدہ تحریر مین آئی اور محکمہ کمشنری مین داخل ہو کر تصدیق ہوئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسمین ہم مسٹر ٹینگ صاحب کمشنر قسمت دھلی کے بھی دل سے شکر گذار ہین جنہون نے اسمین اتفاق کی ترغیب دینے مین پرائیویٹ طور پہ سعی کی اور مسلمانون کو انکے دینی معاملہ مین پوری مدد دی -

ایسا ہی لاہور کے سرآمد علماء فریقین (اہلحدیث و اہل فقہ) نے اسپر اتفاق کیا ہے اور اس باب مین فتوی تحریر کیا ہے کہ رفع یدین و آمین بالجہر مفسد نماز و مانع اقتدا نہین ہے - حنفی لوگ جنکی مذہب مین یہہ امور مسنون نہین ہین بلاتردد اُن اہلسنت عاملین بالحدیث کے پیچھے نماز پڑھین جو ان امور کو عمل مین لاتے ہین -

ہم اسمقام مین اُن دونون شہرون کی تحریرات کو معرض نقل مین لاکر ہدیہ ناظرین کرتے ہین - اسکے بعد ان تحریرات کے نتیجہ سے اور موضع کے علماء و عوام و سول کے حکام کو جنکو ہمیشہ آمین رفع یدین کے سبب مسجدون مین نماز پڑھنے نہ پڑھنے کے مقدمات درپیش رہتے ہین مطلع کرینگے -

نقل تحریر اتفاق و مصالحت علماء دہلی مدخلہ و مصدقہ عدالت کمشنری

العبد [illegible]

العبد [illegible]

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چونکہ دہلی و دیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسایل فروعیہ مین تنازعات بیجا برپا کر کے طرح طرح کے اشتہار و رسایل مشتہر کئے ہین بار ہا وہ اشتہار و رسایل ہماری نظر سے گذرے ہر چند بطور خود اسکا انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آے اور بہ خفیف امور پر نوبت بعداوت پہنچائی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہلسنت والجماعت تقریراً و تحریراً کہنے لگا - اور باہم فساد اور عناد بڑہتا گیا - اور یہانتک فساد سے اور بلاد و قصبات مین بھی نزاع و تکرار بین المسلمین واقع ہوی اور نوبت بفوجداری پہنچی - حالانکہ یہہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسایل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے اُن حضرات مین بغض و عناد و فساد نہ تہا - ایک دوسرے کو خارج از اہلسنت والجماعت نہ سمجھتا تہا اور آپسمین محبت و اتحاد تہا اور آجکل لوگ اُنہین فروعی مسایل کے اختلاف کے سبب اتفاقی حرمتون مین مبتلا ہو رہے ہین - کیونکہ ضد - اور کینہ - اور غیبت اور عداوت - اور فساد بالاتفاق حرام ہے - جن مسایل مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہہ ہین - نجاست آب - آمین بالجہر فی الصلوۃ - رفع الیدین فی الصلوۃ - رفع سبابہ و دیگر مسایل اختلافیہ - بعض نے انکو حرام سمجہا - اور بعض نے سنن موکدہ - غرضکہ جادہ اعتدال سے گذر گئے - ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جایز ہے - پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اس کے پیچھے بلا شبہ نماز پڑہنی چاہئے - اور چونکہ اُسپر اعتراض نہ ہو - اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچھے نماز پڑھے اور آپسمین محبت اور اتحاد رکہین - کوئی کسیکو بُرا اور بد مذہب نہ جانے - مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تہا - اور عملدرامد متقدمین کا رہا ہے - عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر - ہر ایک مسجد مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر ایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز و مختار ہے - پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہین
کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلایل تکراری و مسایل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین - البتہ
وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلایل - اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اسکے دلایل
بیان کئے جاوین - اور طعن و تشنیع نکیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوائے
دلایل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے - اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب
ایسی مضمون کا شایع کرے جسمین مذاہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی
ہو اسکے تدارک کی حکام والاشان سے استدعا کیجاوے - غرض کہ جو آفات دا فساد اشتہارات
در مسایل و تکرار امامت و اقتدا سے ہو رہی ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیئے کہ آیندہ
ایسے تنازعات پیدا نہ ہون - اور مسلمانون کے قلب سے کینہ و عداوت بالکل جاتا رہے -
اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت وعظ
جس مولوی صاحب سے اسکو عقیدت ہو دریافت کرلے - اور یہہ بھی اختیار ہے کہ کسی دوسرے
مولوی سے بھی دریافت کرلے لیکن منازعت و تکرار نہ کرے -

تحریر بتاریخ بست و ششم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۸ھ

امام فن مناظرہ

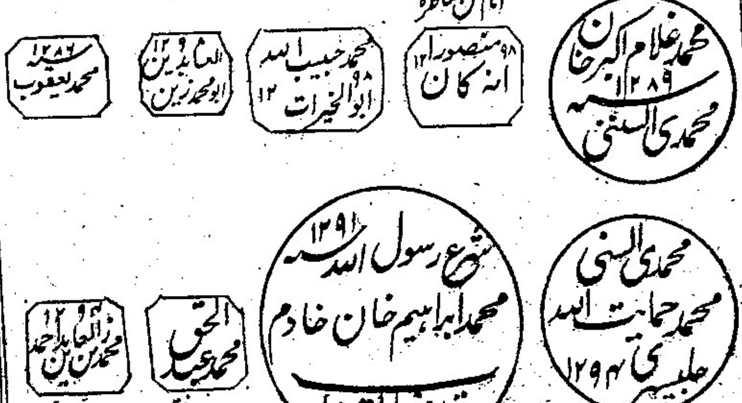

مدرس مدرسہ فتحپور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محمد نذیر حسین سید ۱۲۸۱

التقلین محمد حسین لطف ۱۲۹۲ خادم شریعت رسول

سید شرف حسین ... ۱۲۹۳

حفیظ اللہ

حسبنا اللہ ... حفیظ اللہ

ابوالخیر محمد یونس ۱۲۹۷

عاشق علی

حسن علی

محمد اسحاق ۱۲۹۳

محمد جمیل ۱۲۹۸

محمد عبداللہ ۱۲۹۰

محمد عبدالمجید
بقلم خود
مہتمم مدرسۃ القران

محمد شاہ
ہست دردو جہان

عبدہ محمد یوسف ۱۲۸۷

محمد عبدالقادر
امید وار سفا
۱۲۹۸

[illegible]

ابونعیم محمد عبدالحلیم
لکھنوی عفی عنہ
بقلم خود

دستخط
محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
مدرس مدرسہ اسلامیہ محمد عبدالرب
بقلم خود

عبدالجبار
بقلم خود

ابو محمد

سید لطف حسین

محمد علاؤالدین ۱۲۹۱

محمد رحیم بخش ۱۲۷۹
امام مسجد فتحپوری دہلی

سید محمد امام ... مسجد جہاں
امام جامع مسجد دہلی

مظفر الدولہ ...
حافظ محمد امیرالدین
علیخان بہادر ...

دستخط
فقیر محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
الذنب ولد مولوی
کریم اللہ صاحب

سید محمد اسمعیل عفی عنہ
عظیم آبادی بہاری
بقلم خود

قادر بخش
بقلم خود

مہر
محمد عبداللہ سعید
مدرس مولوی عبدالرب

قادر بخش
بقلم خود

محمد عبدالرشید
بقلم خود
......
ولد مولوی عبدالحکیم

محمد سلیم اللہ بدایونی
بقلم خود

Signed and attested in my presence and approved by all

19/11/81 (Sd) G. G. Young
Comm r.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نقل تحریرات علماء لاہور

سوال رفع یدین و آمین مفسد نماز ہے یا نہین - اور جو امام رفع یدین و آمین بالجہر کرے اسکے پیچھے حنفی المذہب کی نماز درست ہوتی ہے یا نہین -

جواب رفع یدین بروایۃ صحیحہ مفسد صلوۃ نہین وفی العالمگیریۃ رفع الیدین لا یفسد اور یہی حال آمین بالجہر کا ہے اور حنفی المذہب کی نماز ایسے امام کے پیچھے جو اصول مین اسکا مخالف نہو اور فروع مین اسکا مخالف ہو جیسے شافعی مالکی حنبلی اور ان امور مین جو جواز صلوۃ کے لئے حنفیون مین ضروری ہین رعایۃ کرتا ہو درست ہے وفی رد المحتار واما الاقتداء بالمخالف في الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منه ما یفسد الصلوٰۃ علی اعتقاد المقتدی وعلیه الاجماع -

خلیفہ حمید الدین عفی عنہ

جواب۲ رفع یدین و آمین مفسد نماز نہین - اور جو امام یہہ کام کرے اسکے پیچھے بالاتفاق نماز جائز ہے اور جو رفع یدین کو عمل کثیر سمجھا گیا اور بناء علیہ اسکو مفسد نماز ٹھہرایا گیا ہے یہہ حنفی مذہب مین شاذ قول ہے جسپر علماء کا فتوی واعتماد نہین ہے درمختار مین عمل کثیر کے بیان مین کہا ہے وفیہا خمسۃ اقوال اصحہا مالا یشك بسببه الناظر من بعید فی فاعله انه لیس فیها فلا تفسد برفع یدیه فی التکبیرات الزواید علی المذهب وما روی من الفساد فشاذ طحطاوی مین کہا ہے قوله فشاذ ای روایةً ودرایةً لان المختار فی العمل الکثیر ما ذکرناه لا بما یقام بالیدین حلبی عن المنح - اور ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء مخالف مین کہا ہے قال ابو الیسر اقتداء الحنفی بالشافعی غیر جایز لما روی مکحول النسفی ان رفع الیدین فی الصلوۃ عند الرکوع والرفع منه مفسد لانه عمل کثیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال ابن الهمام واخذ صاحب الهداية الجواز خلفهم من جهة الرواية
وقد مر هذه لشذ وذلك وقد صرح بشذوذها في النهاية والمختار في
تفسير العمل الكثير ما لو راه شخص من بعيد ظنه انه ليس في الصلوة
وفي الذخيرة رفع اليدين لا يفسد الصلوة وكذا في جامع الفتاوى لان مفسدها
لم يعرف قربة فيها ورفع اليدين في الوتر والعيدين سنة اجماعًا اور مولوی
عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ فوائد بہیہ میں امام عصام بن یوسف سے
(جو حنفی اماموں سے ہیں اور امام ابو یوسف کے شاگرد) نقل کیا ہے کہ وہ نماز میں رفع یدین
کیا کرتے۔ پھر کہا ہے کہ انکے فعل سے معلوم ہوا کہ حنفی مذہب میں رفع یدین نماز کا
مفسد نہیں ہے اور اس فعل سے حنفی اپنے مذہب سے خارج نہیں ہوتا چنانچہ کہا ہے وفی
طبقات القاری عصام بن یوسف روی عن ابن المبارك والثوری وشعبة
وكان صاحب حديث يرفع يديه عند الركوع وعند الرفع الراس منه انتهى
قلت يعلم منه بطلان رواية مكحول عن ابي حنيفة ان من رفع يديه في الصلوة
فسدت صلوته التي اغتر امير كاتب الاتقاني بها كما مر في ترجمته فان
عصام بن يوسف وكان من ملازمي ابي يوسف وكان يرفع فلو كان لتلك
الرواية اصل لعلم بها ابو يوسف وعصام وسياق التفصيل في بطلان
تلك الرواية في ترجمة مكحول انشاء الله تعالى ويعلم ايضًا ان الحنفي لو ترك
في مسئلة مذهب امامه لقوة دليل خلافه لا يخرج به عن ربقة التقليد في صورة
ترك التقليد الا ترى الى ان عصام بن يوسف ترك مذهب ابي حنيفة في
عدم الرفع ومع ذلك هو معدود في الحنفية ويؤيده ما حكاه اصحاب الفتاوى
المعتمدة من اصحابنا من تقليد ابي يوسف يوما الشافعي في طهارة القلتين۔
یہہ رفع یدین کی نسبت علماء کے اقوال ہیں ایسا ہی آمین وغیرہ امور جو ایک مذہب میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنت ہیں اور دوسرے کے نزدیک مکروہ بھی چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ ایسے افعال کرنیوالی کے پیچھے حنفی کی نماز درست ہے ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء بالمخالف میں لکھا ہے۔ ثم المواضع المہتمہ للمراعات فی حق المخالف ان یتوضا من الفصد والحجامۃ وکذا وکذا الی ان قال واما مراعاۃ بعض الافعال التی ہی سنۃ عند المخالف ومکروہ عند غیرہ کرفع الیدین فی حالۃ الانتقال وکجہر البسملۃ واخفائہا وبسط الیدین فی القنوت ونحوہا فہذا وامثالہا مالا یمکن الجمع بینہما ولا یتصور الخروج من عہدۃ خلافہما فکل یتبع مذہبہ ولا یمنع مشربہ۔

قد اجاد و اصاب فیما افاد واجاب

ابو عبد البر محمد (غضنفر) اللودیانی

(مہر: محمد حسین ابو سعید)

الجواب رفع الیدین لا یفسد الصلوۃ لانہ من اعمال الصلوۃ کما ثبت بالاحادیث الصحیحۃ وکل ما کان من اعمال الصلوۃ لا یفسد الصلوۃ بل یصحح الصلوۃ واما من قال من الحنفیۃ ان رفع الیدین عمل کثیر فقد اخطاء فان العمل الکثیر شرطہ ان لا یکون من اعمال الصلوۃ بل یکون ممایناف الصلوۃ ورفع الیدین من اعمال الصلوۃ فکیف یستقیم کونہ عملا کثیرا فتدبر۔ وعلی ہذا لا نحتاج الی اختیار معنی من معانی العمل الکثیر وترجیح بعضہا علی بعض کما ذہب الیہ من ذہب من العلماء ہذا ہو طریق السداد ومن دونہ خرط القتاد۔ کتبہ محمد عبد الحکیم الکلانوری اللاہوری

المجیب مصیب محمد ابو عبد العزیز۔ العبد رحیم اللہ۔ قد اصاب من اجاب علام اللہ قصوری

اس اتفاق وتحریرات کا نتیجہ جسکی طرف ہم خواص وعوام اور سول کے حکام کو توجہ دلانا چاہتے ہیں یہہ ہے کہ دہلی ولاہور دونوں شہر زمانہ قدیم سے اسوقت تک دار العلم ودار السلطنت چلی آئی ہیں اور یہاں کے علماء بھی اکثر بلاد ہندوستان وپنجاب میں فتوی وفیصلہ کے باب میں مستند ومعتمد علیہ رہے ہیں۔ پس جب یہاں کے علماء فریقین نے ان مسایل خلافیہ رفع یدین وآمین وغیرہ میں یہہ اتفاق وفیصلہ کیا ہے تو ان دو شہر کے خواص وعوام کو تقلیداً خواہ تحقیقاً انکی متابعت وموافقت

حکم مجسٹریٹ ابتدائی عدالت کو منسوخ کرنا پڑا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تکملہ

مضمون مصالحہ

اس معاہدہ و تحریرات مین جو رعایت مفسدات کی شرط لگائی گئی - اور اس شرط سے اقتدا مخالف کو بالاجماع صحیح کہا گیا ہے اِسکا مطلب یہ ہے کہ اگر امام اُن امور کی رعایت کرلیا کرتا ہے جو مقتدی کے اعتقاد مین مفسد نماز ہین - تو ایسے شخص کے پیچھے بالاتفاق اقتدا صحیح ہے - اور اسی شرط پر دہلی مین معاہدہ ہوا ہے اور اس پر علما حنفیہ لاہور کا اتفاق ہے -

اِس تکملہ مین ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ اگر امام ایسا فعل کرے جو مقتدی کے خیال مین مفسد نماز ہو مثلاً امام فصد کرا کر بلا وضو جدید نماز پڑہا دے جسکو حنفی مقتدی مفسد نماز جانتا ہے یا شرمگاہ کو ہاتھ لگا کر بلا تجدید وضو امام پڑہا دے جس کو شافعی مفسد نماز خیال کرتا ہے تو ایسے امام کے پیچھے اس مقتدی مخالف کی نماز جائز ہونے مین (گو حنفیہ دہلی و لاہور کا اتفاق نہین ہے) سلف صالحین و ایمہ مجتہدین و ایمہ اربعہ وغیرہ کا کیا قول ہے ؟

ہمارے خیال مین سلف صالحین صحابہ و تابعین و ایمہ مجتہدین کے نزدیک تو ایسے شخص کے پیچھے بہی مقتدی مخالف کی نماز ہو جاتی ہے - اور یہی امر حدیث صحیح سے ثابت ہے عدم جواز نماز صرف متاخرین کا قول ہے سو بہی اتفاقی نہین ہے - اکثر متاخرین قایل عدم جواز ہین - بعض انہین بہی قایل جواز اقتدا ہین - وہ کہتے ہین اس باب مین امام کے اعتقاد کا لحاظ ضروری ہے کہ آیا جو فعل وہ کرتا ہے اسکو اپنے خیال مین صحیح سمجھتا ہے یا نہین اگر وہ اسکو صحیح سمجھتا ہے اور اسکی نماز اپنے اعتقاد مین درست ہو تو مقتدی کی نماز بہی اس کے پیچھے ہو جاتی ہے - کیونکہ ان مسایل اختلافیہ مین خطا بالیقین ثابت نہین ہوتی جسپر مخالف کی نماز کو جسکو وہ اپنے نزدیک صحیح سمجھتا ہے باطل قرار دیا جاوے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب درمختار مین (جو حنفی مذہب مین بڑی معتبر کتاب ہے) مسئلہ عدم جواز اقتداء

قال فی الدر المختار قلت وهذا (ای عدم جواز الاقتداء) بناء علی ان العبرة لرای المقتدی وهو الاصح وقیل لرای الامام وعلیه جماعة قال فی النهایة وهو اقیس وعلیه فیصح الاقتداء وان کان لا یحتاط

بصورت عدم رعایت امور مفسدہ بیان کر کے کہا ہے کہ اس عدم جواز کی بناء اسپر ہے کہ اس باب مین مقتدی کے اعتقاد کا اعتبار ہے - یہہ روایت اصح ہے - بعض کا قول ہے کہ امام کے اعتقاد کا اعتبار ہے اسپر ایک جماعت علماء کا اتفاق ہے - کتاب نہایہ مین کہا ہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے بناءً علیہ اقتداء امام مخالف جایز ہے اگرچہ وہ امور مفسدہ کے (رعایت سے) احتیاط نہ کرے -

طحطاوی نے شرح درمختار مین اکثر متاخرین سے مقتدی کے اعتقاد کا معتبر ہونا نقل

قال الطحطاوی بعد ما نقل عن الاکثرین الاعتبار لرای المقتدی وقیل لرای الامام وعلیه الهندوانی وجماعة قال فی النهایة وهو اقیس وعلی هذا فیصح وان لم یحتط - وهکذا فی النهر الفایق

کر کے کہا ہے بعض متاخرین کے نزدیک اعتقاد امام کا اعتبار ہے اور اسی پر امام ہندوانی اور ایک جماعت ہے نہایہ مین ہے کہ یہی قیاس کے موافق ہے بنابران مخالف امام کے پیچھے نماز درست ہے اگرچہ وہ احتیاط نہ کرتا ہو

ایسا ہی نہر الفایق مین ہے -

حموی نے شرح اشباہ والنظائر مین کہا ہے کہ ابوبکر رازی نے ذکر کیا ہے کہ حنفی کا اقتداء

ذکر ابوبکر الرازی ان اقتداء الحنفی فی الوتر بمن یسلم علی راس رکعتین یجوز ویصلی بقیة الوتر لان امامه لم یخرج بسلامه

اس شخص (شافعی وغیرہ) کے پیچھے جایز ہے جو وتر کی دو رکعت پر سلام پھیر دے حنفی مقتدی اسکے ساتھ اپنی ایک رکعت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عنده لانه مجتهد فيه كما لو اقتدى بامام قد رعف ورأى الامام انه لا ينقض وضوئه صح الاقتداء لان طهارة الامام صحيحة عنده وهو مجتهد فيه -

باقیماندہ پوری کرے کیونکہ اسکا امام اپنے خیال مین اس سلام سے نماز وتر سے خارج نہین ہوا کیونکہ یہہ امر اختلافی اجتہادی ہے - جیسے اگر وہ (حنفی مقتدی) اپنے امام کا اقتداء کرے جسکی نکسیر پھوٹے اور وہ بلا وضو جدید نماز پڑھ لے اور وہ یہہ اعتقاد رکہتا ہو کہ نکسیر سے وضو نہین ٹوٹتا تو اسکے پیچھے حنفی کی نماز درست ہے کیونکہ امام کا وضو اسکے اپنے اعتقاد مین قایم ہے - اور یہہ امر بھی اختلافی واجتہادی ہے (جسمین کسی جانب خطا کا یقین نہین ہو سکتا -) محقق حنفیہ کمال الدین ابن الہمام نے کہا ہے کہ ہمارے اوستاد سراج الدین

قال الشيخ محقق الحنفية كمال الدين ابن الهمام وكان شيخنا سراج الدين يعتقد قول الرازي وانكر انيكون فساد الصلوة بذلك مرويا عن المتقدمين حتى كرته بمسئلة الجامع في الذين تحروا في الليلة المظلمة وصلى كل الى جهة مقتدين باحدهم فان جواب المسئلة ان من علم منهم بحال امامهم فسدت صلوته لاعتقاده ان امامه على الخطأ -

امام ابوبکر رازی کے قول کو (جسمین اعتقاد امام کو معتبر ٹہرایا ہے) پسند کرتے اور فساد نماز کا متقدمین ائمہ سے مروی ہونا تسلیم نہ کرتے یہانتک کہ مینے انکو (امام محمد کی) جامع کا یہہ مسئلہ جتایا کہ جو لوگ اندہیری رات مین اٹکل سے جہت قبلہ مقرر کرکے نماز پڑہین اور ہر ایک کسی کسی جانب موںہہ کر لے اور وہ سب ایک امام کے مقتدی ہون تو انکی نسبت اس کتاب کا یہہ حکم ہے کہ جو شخص امام کا حال جانتا ہو (کہ وہ سمت قبلہ پر نہین) اسکی نماز صحیح نہین ہے کیونکہ اسکے اعتقاد مین اسکا امام خطاء پر ہے -

اِس قول ابن الہمام سے اگرچہ یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض مسایل مین اعتقاد مقتدی کا معتبر ہونا امام محمد سے مروی ہے مگر ساتہہ اسکے یہہ بات بہی ثابت ہوتی ہے کہ خاصکر مسئلہ اقتدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غیر محتاط میں ان ائمہ سے کچھہ مروی نہیں ہے اگر کچھہ اس باب میں ان سے مروی ہوتا تو شیخ ابن الہمام کے استاد سراج الدین اس سے انکار نہ کرتے - اور شیخ ابن الہمام بھی اس انکار کے جواب میں یہہ مسئلہ تحری قبلہ کے پیش نہ کرتے - بلکہ خاص اسی قول کو پیش کرتے - ومع ہذا جو کچھہ ابن الہمام نے ان کے انکار کے مقابلہ میں پیش کیا ہے اور اس سے اور بزعم خود اعتقاد مقتدی کا ملحوظ ہونا امام محمد سے ثابت کیا ہے یہہ امر متنازعہ فیہ سے کچھہ تعلق نہیں رکھتا اور اسکی تائید کرتا ہے کیونکہ اسمین ایک امر قطعی الثبوت (استقبال کعبہ) مین امام و مقتدی کے مخالفت کے حکم کا بیان ہے جسمین مقتدی اپنے امام کو یقیناً خطا پر سمجھتا ہے اور متنازع فیہ امام و مقتدی کے ایسے اجتہادی امور مین مخالفت کا حکم ہے جسمین خطاء امام بالیقین معلوم نہین ہو سکتی) اسی نظر سے ملا علی قاری نے رسالۂ اقتداء بالمخالف مین امام ابن الہمام کے اس قول کو نقل کر کے اسکا یہی جواب دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ

ولجيب عن هذا بان فساد صلوة المقتدى فى مسئلة التحرى لا يستلزم فساد صلوته فيما ذكره الرازى لان المقتدى فى الصورة الاولى يعتقد ان امامه اخطا فيما هو قطعى الثبوت فى الصلوة وهو استقبال القبلة وفى الثانية يعتقد ان امامه اخطاء فى امر ظنى مجتهد فيه فشتان بينهما - (رسالہ اقتداء بالمخالف علی قاری)

مسئلہ تحری قبلہ مین مقتدی کی نماز فاسد ہونے سے اس صورت مین (جسکا امام رازی نے ذکر کیا ہے) مقتدی کی نماز کا فاسد ہونا ثابت نہین ہوتا کیونکہ پہلی صورت (تحری قبلہ) مین مقتدی امام کو ایسے امر مین خطا پر جانتا ہے جو قطعی الثبوت ہے اور دوسری صورت مین اسکو ایک امر ظنی مین خطا پر سمجھتا ہے پس اسمین بہت فرق ہے

یہہ ائمہ حنفیہ کے اقوال کی نقل ہے - اور جو اسباب مین صحابہ و تابعین و ائمہ ثلثہ امام مالک و شافعی و احمد بن حنبل وغیرہ کا قول و فعل منقول ہے وہ کتاب خادم زرکشی و رفتوی شیخ ابن تیمیہ حنبلی مین منقول ہے جسکا ماحصل کتاب قوت السدید ابن علان فرخ مکی مین موجود ہے - یہہ مقام اسکی نقل اصل سے قاصر ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بقیہ مضمون

حدیث نبوی

اور

نیچری و عیسائی

تربد وجهه وقال هكذا او نحوه - متغیر ہوجاتا اور وہ حدیث بیان کرکے یہہ کہدیتے ایسا ھی یا اسکی مانند آنحضرت صلعم نے فرمایا

انس ؓ (صحابی) آنحضرت سے (کمی بیشی و تغیر کے خوف سے) کم روایت کرتے اور

وكان انس قليل الحديث عن رسول الله صلعم وكان اذا حدث عن رسول الله صلعم قال او كما قال رسول الله (اخرج هذه الآثار الثلثة الدارمی فی کتابه المشهور بالمسند)

جب حدیث روایت کرتے یہہ ہی کہدیتے یا ایسا ھی کچھہ اور آنحضرت سے فرمایا ھو ان تینون آثار کو دارمی نے روایت کیا ہے -

فاطمہ بنت المنذر (تابعیہ) سے صحیح بخاری مین ایک حدیث منقول ھے جسمین

عن فاطمة عن اسماء عن النبی صلعم فاوحی الی انکم تفتنون فی قبورکم مثل او قریبا لا ادری ای ذلك قالت اسماء من فتنة المسيح الدجال يقال ما علمك بهذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری ای ذلك قالت اسماء فيقول هو محمد رسول الله ج جائنا بالبينات والهدى واجبناه واتبعنا

یہہ ذکر ہے کہ قبر مین مومن اور منافق سے پوچھا جاویگا کہ تو اس شخص (محمد رسول الله) کو کیا جانتا تھا مومن کہیگا مین انکو رسول جانتا تھا منافق کہیگا افسوس ھے مین نہین جانتا اس حدیث مین فاطمہ نے لفظ مومن کے ساتھہ لفظ موقن کو (جس کے معنی یقین کرنے اور ایمان لانیوالے کے ہین) اور لفظ منافق کے ساتھہ لفظ مرتاب کو (جسکے معنی شک کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هو محمد نبيّنا فيقال نم صالحًا قد علمنا ان كنت لموقنا به واما المنافق او المرتاب لا ادري اي ذلك قالت اسماء الخ

اور مذبذب ہونیوالیکے مین جو شک نفاق کی صفت ہے) ذکر کیا اور ایک لفظ پر اکتفا کیا۔

عبد اللہ بن مسعود سے صحیح مسلم وغیرہ مین مروی ہے کہ (خندق کے روز) مشرکین

عن عبد الله قال حبس المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة العصر حتى احمرت الشمس او اصفرت فقال رسول الله صلعم شغلونا عن الصلوة ملأ الله اجوافهم وقبورهم او حشى الله اجوافهم وقبورهم نارًا۔ (صحیح مسلم)

نے آنحضرت کو نماز عصر سے روک رکھا یہانتک کہ آفتاب سُرخ یا زرد ہوگیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا تعالی انکے پیٹون اور قبرون کو آگ سے بھرے اِس حدیث مین ابن مسعود نے بھرنے کے معنی مین لفظ ملأ اور حشی دونوں کا شک کے ساتھہ استعمال کیا دونوں مین سے ایک لفظ کو باوجود ہم معنے ہونیکے نرہنے دیا۔

ابن عمر (صحابی) سے دارمی نے روایت کیا ہے کہ عبید بن عمیر نے اُن کے

عن عبيد بن عمير انه حدث ابن عمر رض قال قال رسول الله صلعم مثل المنافق مثل الشاة بين الربيضين او بين الغنمين فقال ابن عمر انما قال كذا وكذا۔ وكان ابن عمر اذا سمع من النبي صلى الله عليه وسلم لم يزد فيه ولم ينقص منه ولم يجاوزه ولم يقصر عنه۔

سامنے آنحضرت سے یہہ حدیث نقل کی کہ منافق کی مثال اس بکرے کیسی ہے جو دو ریوڑون مین پھرتی رہتی ہے اور ریوڑ کی جگہہ لفظ ربیضین اور غنمین دونوں کو شک کے ساتھہ استعمال کیا تو اونہوں نے فرمایا یون نہین آنحضرت نے ایسا فرمایا آپ کی عادت تھی کہ جب وہ آنحضرت سے حدیث روایت کرتے تو اسمین کچھہ کمی زیادتی کرتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محمد بن سیرین (تابعی) سے دارمی نے نقل کیا ہے کہ ابن عون نے اُن سے

عن ابن عون قال کان الشعبی و النخعی والحسن یحدثون بالحدیث مرۃ ھکذا ومرۃ ھکذا فذکر ذلک لمحمد بن سیرین فقال اما انھم لو حدثوا به کما سمعوہ لکان خیرًا لھم۔

کہا کہ شعبی اور نخعی اور حسن بصری کبھی حدیث کو ایک طرح روایت کرتے ہین کبھی اور طرح پر۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر وہ ویسی ہی روایت کرتے جیسے سنتے ہین تو انکے لئے یہ امر بہتر ہوتا۔

ابو معمر (تابعی) سے دارمی نے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کہا کہ مین لفظ حدیث مین

عن ابی معمر قال انی لا سمع الحدیث لحنًا فالحن اتباعا لما سمعت۔

کچھہ غلط سنتا ہون تو اسکو بلحاظ اتباع سماع ویسی ہی غلط روایت کردیتا ہون۔

اِس شک و تردد سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین عمومًا روایت بالمعنی پر اکتفا نہ کرتے نقل الفاظ کی سخت پابند تھے۔ اگر وہ صرف معنی پر نظر رکھتے تو وہ مترادف الفاظ سے ایک لفظ کو روایت مین ضرور ترک کر دیتے انکے اِس تعامل و التزام الفاظ روایت سے (جسمین کسیقدر تشددہی ہے (جیسا کہ ابو معمر† کے فعل مین پایا جاتا ہے) یقینًا ثابت ہوتا ہے کہ حدیث کو بالمعنی روایت کرنیکا صحابہ و تابعین مین عام رواج نہتھا اور مسئلہ جواز روایت بالمعنی پر عام عمل نہین ہوا بلکہ عام عمل اسی سے افضل اور بہتر (بلفظہ حدیث کو نقل کرنے) پر ہوا ہے بعض لوگون نے جو اس جواز پر عمل کیا ہے تو نہایت کم کیا ہے اور اسمین بھی کمال احتیاط سے شک و تردد کا اظہار کر دیا ہے۔ بعض علماء نے انکے اس تعامل و اظہار شک و تردد سے روایت بالمعنی کا عدم جواز استنباط کیا ہے مگر ہمکو اِس رائے سے توافق نہین ہے ہمارے نزدیک اسکا مفاد و مستنبط صرف اسی قدر ہے کہ روایت بالمعنی کا ان کے زمانہ مین رواج عام نہ تہا۔ ایسا ہی ہمسے پہلے علماء نے

† کہ غلط لفظ سنا تو اسکو غلط ہی روایت کیا صحیح نکر دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھا اور فرمایا ہے ـ
علامہ تفتازانی نے کتاب تلویح مین فرمایا ہے کہ صحابہ اہل عدالت کے ظاہر حال

الظاہر من حال عدول الصحابة نقل الحديث بلفظه ولهذا نجد في كثير من الاحاديث شك الراوي وانما استفاض النقل بالمعنى بتقرر الحديث بالرواية والتدوين ـ (تلويح)	اور حال سے حدیث کو بلفظ نقل کرنا پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم بہت سے احادیث مین راوی کا شک پاتے ہین ـ (یعنی اگر وہ روایت بالمعنی کا معمول رکھتے تو کسی لفظ کے اطلاق مین شک کیون کرتے)

بالمعنی روایت کا رواج عام تو پیچھے ہوا ہے جبکہ حدیث کے الفاظ روایت اور تالیف سے مقرر ہو چکے ـ

دراسات اللبیب مین کہا ہے اسمین شک نہین کہ صحابہ حدیث کے الفاظ بعینہا

ولاشك ان الصحابة رضي الله عنهم كانوا اكثر اعتناء ا بحفظ الفاظ الحديث بعينها على بذل طاقتهم في ذلك نظرا الى قوله صلى الله عليه وسلم في حديث التبليغ عنه فبلغ كما سمع × × ومن شدة اعتنائهم في حفظ الالفاظ شكهم وترددهم بين اللفظين وعدم اقتصارهم على احدهما حتى ظن ذلك من الدليل على عدم صحة النقل بالمعنى في اللفظين المتقاربين جدا في المعنى كما في حديث عبد الله بن مسعود في حديث	یاد رکھنے کیطرف حتی الوسع سخت توجہ رکھتے تھے اسمین وہ آنحضرت کے اس ارشاد کو جو تبلیغ روایت کی تاکید مین آپنے فرمایا ہے کہ "جیسی روایت سنی ویسی پہنچاوے" ملحوظ رکھتے انکی اس سخت توجہ کا ایک یہہ دلیل ہے کہ وہ دو لفظون مین شک و تردد ظاہر کرتے ان مین سے ایک لفظ پر اکتفا نہ کرتے حتی کہ ان کے اس فعل کو عدم جواز روایت بالمعنی پر دلیل سمجھا گیا ہے ـ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود کی حدیث نماز وسطی مین لفظ ملأ اللہ اور حشی اللہ دونون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الوسطی ملاء الله اجوافهم وقبورهم
نارًا وحشی الله اجوافهم وقبورهم
نارًا - قال ابن عبد البر الامام ولعل
قائلا ان یقول فیه متمسك لعدم
روایة الحدیث بالمعنی فان ابن مسعود
تردد بین ملاء الله او حشی الله ولم
یقتصر علی احد اللفظین مع تقاربهما
فی المعنی قال والجواب ان بینهما تفاوتا
فان قوله حشی الله یقتضی من التراکم
وکثرة للجزء المحشو ما لا یقتضیه ملاء
وقد قیل ان شرط الروایة بالمعنی ان
یکون اللفظان مترادفین لا یقصر
احدهما عن الاخر

لفظون کے معنی پر کرنے کے ہین دونون
شک کے ساتھ استعمال ہوئے ہین۔ امام ابن
عبد البر نے کہا ہے کہ شاید کوئی کہے کہ اس مین
روایت بالمعنی کے جائز نہ ہونے پر تمسک
ہوسکتا ہے کیونکہ ابن مسعود نے لفظ ملاء اللہ
اور حشی اللہ مین تردد کیا انمین سے ایک لفظ
پر باوجودیکہ وہ قریب المعنی ہین اکتفا نہ کیا
پھر کہا اس کا جواب یہ ہے کہ ان دونون الفاظ
مین فرق ہے لفظ حشی اللہ مین ٹھوسنے کے
معنی پائے جاتے ہین جو لفظ ملاء مین نہین
ہین اور بالمعنی روایت کی شرط یہ ہے
کہ دونون لفظ معنون مین برابر ہون ایک
دوسرے سے قاصر نہ ہو

اس تعامل صحابہ کو اور ثقات نے بھی ذکر کیا ہے انکی عبارات کو عنقریب ہین نقل کیا جاویگا
اور جس حدیث کا صاحب دراسات نے اس تعامل کے تائید مین حوالہ دیا ہے اسکا پورا

عن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم نضر الله عبدا سمع
مقالتی فحفظها ووعاها فرب حامل
فقه غیر فقیه ورب حامل فقه
الی من هو افقه منه - (رواه الترمذی وابوداود)

مضمون یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے
خدا اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری بات
کو سنا اور پھر اسکو یاد رکھا اور دوسرے
کو پہنچا دیا کیونکہ بہت لوگ سمجھ کی بات سننے
والے خود سمجھدار نہین ہوتے اور بہت
لوگ اس بات کو ایسے لوگون کو پہنچاتے ہین جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہین ـــ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِسحدیث سی بھی بعض بزرگون نے عدم جواز روایت بالمعنی استنباط کیا ہے چنانچہ امام رازی نے کتاب محصول مین کہا ہے کہ مخالف روایت بالمعنی کے عدم جواز پر نص اور عقلی دلیل سے استدلال کرتا ہے نص تو یہہ قول نبوی ہے کہ خدا تعالی اس شخص کو خوش رکھے جو میری بات کو سُنے اور نگاہ رکھے پہر اسکو جیسی سُنے ویسی پہنچاوے وہ کہتے ہین جیسی سُنے ویسی پہنچانا تب ہی متصور ہے جبکہ بعینہ سُنے ہوئے لفظ کو سُنا اور پہنچا دیا جاوے اسمین سمجھدار اپنی سمجھ سے وہ فواید نکالیگا جسکو کم سمجھ راوی سمجھ نہین سکتا۔

احتج المخالف بالنص والمعقول اما النص فقوله رحم الله امرأ سمع مقالتي فوعاها ثم اداها كما سمعه۔ قالوا ادائه كما سمعه هو اداه اللفظ للسموع ويصل الفقه من هوا فقه منه ومعناه والله اعلم ان الافقه ربما فطن بفضل فقهه من فوايد اللفظ لما لا يفطن له الراوي لانه ربما كان دونه في الفقه (المحصول)

الیاصی طیبی نے کتاب خلاصہ مین اسحدیث سی عدم جواز روایت بالمعنی استنباط کیا ہے ولیکن ہمکو اس استنباط سی بہی توافق نہین ہے ہمارے نزدیک اسحدیث سی صرف اسیقدر مستفاد ہوتا ہے کہ حدیث کا بلفظ نقل کرنا افضل ہے۔ اور اس افضل پر صحابہ کا (جو طاعت واعمال فضیلت کے کمال شایق وراغب تہے) عمل رہا ہے چنانچہ صاحب دراسات نے بیان کیا ہے اور اگر کسی نے احیاناً اِس افضل کو ترک کرکے روایت بالمعنی کو اختیار کیا ہے تو بخوف تغیر مراد اسکے اخیر مین یہہ کہدیا ہے کہ آنحضرت نے یہہ فرمایا ہے یا ایسا ہی کچھ اور فرمایا ہے جس سے محدثین نے ایک عام قاعدہ نکال لیا ہے کہ جو شخص بالمعنی روایت کرے وہ اسکے اخیر مین ایسے الفاظ کہدیا کرے چنانچہ امام ابن الصلاح کی کتاب علوم الحدیث مین فرمایا ہے جو شخص حدیث کو بالمعنی روایت کرے اسکے اخیر مین ایسے الفاظ کہدیا کرے کیونکہ یہہ الفاظ

السادسة ينبغي لمن روى حديثا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیثنا بالمعنی ان یتبعد بان یقول او کما قال او نحوہ وما اشبہ ذالک من الالفاظ روی ذالک عن ابن مسعود وابی الدرداء وانس رض قال الخطیب والصحابۃ ارباب اللسان واعلم الخلق بمعانی الکلام ولم یکونوا یقولون ذالک الا تخوفا من الزلل لمعرفتھم بما فی الروایۃ علی المعنی من الخطر۔

ابن مسعود وابی الدرداء وانس وغیرہ سے مروی ہین خطیب بغدادی نے کہا ہر صحابہ اہل زبان عرب تھے اور سب لوگون سے معنی کلام عرب کو زیادہ جاننے والے وہ ان الفاظ کو بخوف لغزش استعمال کرتے کیونکہ وہ اس خوف کو جو روایت بالمعنی ہین ہے پہچانتے تہے۔

بالجملہ صحابہ وتابعین کے تعامل اور اس تعامل کے اصول دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ بالمعنی روایت کا صحابہ مین عام رواج نہ تہا بعض لوگون سے یہہ عمل پا گیا ہے سو بہی نہایت کم۔

اب رہے انسے پچہلے محدثین وکتب حدیث کے مصنفین جنکے زمانہ مین الفاظ حدیث مقرر ومنضبط ہوجانیکے سبب روایت بالمعنی کا رواج ہو گیا تہا چنانچہ عبارت تلویح سے جو صفحہ (۲۸) مین منقول ہوئی معلوم ہوتا ہے انکی نسبت بہی عام رواج روایت بالمعنی کا دعوی تو کسیوجہہ سے صحیح نہین ہوسکتا۔ البتہ یہہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ان کے زمانہ مین بہ نسبت سابق کسیقدر زیادہ اسکا رواج ہو گیا تہا مگر اس سے انکی کل مرویات کا یا خاص ان حدیثون کا جنکو انہون نے بالمعنے روایت کیا ہے یقینی اعتبار کے لائق ہونا ثابت نہین ہوتا۔ جن لوگون نے بالمعنی روایت کی ہے ان کے نزدیک اس روایت کے لئے ایسی احتیاط کی سخت شرطین مقرر ہین کہ ان کی شروط کے لحاظ سے معنی مراد ہین کبہی تغیر واقع نہین ہوتا اور نہ اس روایت کا جو بالمعنی مروی ہے اعتبار کم ہوتا ہے۔

وہ شروط کئی ہین جن سبکا مآل و ماحصل یہہ ہے کہ حدیث کو بالمعنی وہی شخص روایت کرے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو کلام و محاورات عرب سے خوب واقف و ماہر ہو اور ان تغیرات کو جو تقدیم و تاخیر و تعریف و تنکیر و فصل و وصل و تخصیص و تعمیم و ایجاز و اطناب وغیرہ وجوہات کے اختلاف سے کلام میں واقع ہوتے ہیں سمجھتا ہو

چنانچہ امام فخر الدین رازی محصول میں فرماتے ہیں پانچواں مسئلہ حدیث کو بالمعنی

المسئلة الخامسة يجوز نقل الخبر بالمعنى وهو مذهب الشافعي و أبي حنيفة و أبي الحسين البصري خلافا لابن سيرين و بعض المحدثين ولكن بشرائط ثلثة اولها ان لا تكون الترجمة قاصرة عن الاصل في الافادة و ثانيها ان لا يكون فيها زيادة ولا نقصان و ثالثها ان يكون الترجمة مساوية للاصل في الخفاء والجلاء لان الخطاب يقع تارة بالمحكم و تارة بالمتشابه لحكم و اسرار استأثر الله بعلمها فلا يجوز تغييرها عن وضعها (محصول)

روایت کرنا جائز ہے اور یہی شافعی و ابو حنیفہ و ابو الحسین بصری کا قول ہے حسین ابن سیرین (تابعی) اور بعض محدثین کا خلاف ہے ولیکن جواز کے لئے تین شرطیں ہیں ایک یہہ کہ وہ لفظ جسمیں معنی اصل لفظ کو بیان کیا جاتا ہے معنی کے بیان میں اصل لفظ سے کمتر نہو دوسری یہہ کہ اسمیں کچھ زیادتی و نقصان نہو تیسری یہہ کہ وہ لفظ اصل لفظ سے ظاہر المعنی و خفی ہونے میں برابر ہو کیونکہ شارع کا خطاب کبھی واضح و یقینی نص سے ہوتا ہے کبھی محتمل الفاظ سے - اون حکمتوں اور بھیدوں کی نظر سے جنکو غیر خدا کوئی نہیں جانتا اسلئے ان کو اصل وضع سے بدلنا جائز نہیں -

اور امام ابن الصلاح نے علوم الحدیث میں فرمایا ہے پانچویں تفریع جب کوئی

والخامس اذا اراد رواية ما سمعه على معناه دون لفظه فان لم يكن عالما عارفا بالالفاظ و مقاصدها

اپنی سنی ہوئی روایت کو بالمعنی اصل الفاظ کے سوای نقل کرنا چاہے تو اگر وہ عالم نہیں ہے جو الفاظ و اغراض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلواۃ والتحیۃ

نمبر چہارم - پنجم و ششم جلد پنجم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب ثلثین محمدی اہل السنۃ

بابت جمادی الاولیٰ - لغایت رجب ۱۲۹۹ھ مطابق اپریل لغایت جون ۱۸۸۲ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب و رئیس	للعہ	لے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عامہ و اغنیا و لائبریری و سوسٹی	بعہ	ہے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	لے	عصہ ۸
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکہین اور رسالہ کی تنگی ذکر کرین	ہے	۱۲ ار
۵	لاائی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکہین مگر علمیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعائے خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ مل سکیگا اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب برآری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے - اس لئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربرآری ممکن ہے -

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینہ کا پرچہ وصول پا دین اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردین خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے -

راقم ابوسعید محمد حسین از بٹالہ ضلع گورداسپور

ریاض ہند پریس امرتسر مین چھپا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشتہار

(دفعہ سوم)

{ جو طبع اس اشتہار کی اخیر دفعہ ہے اِسکے مقابلہ مین بھی کسی نے قلم نہ اُٹھایا تو آئندہ اصل بحث اثبات نبوت شروع ہوگا }

مقدمات عشرہ۔ اثبات نبوت جنکی تمہید مین ہم ۱۲۹۶ سنہ ہجری مطابق ۱۸۷۹ء سے لگا رہے تھے تمام ہوئے اب ہم اصل مدعا کے درپے ہونا چاہتے ہین۔ ولیکن قبل شروع بحث اپنے ناظرین (موافقین یا مخالفین) کی خدمت مین یہہ التماس کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ جن صاحبون کو ہمارے اِن مقدمات مین (ناصحانہ یا مخاصمانہ) کلام ہو وہ قبل از شروع مقصود اسکو طے کرلین اثناء بحث مقصود مین کسی مقدمہ پر کسی شخص کا کسی قسم کا اعتراض نہ سُنا جاویگا بلکہ اُن مقدمات کو بطور دلائل قطعیہ مسلّمہ تائید مدعا کے لئے پیش کیا جاویگا اور ہر کسی کو انکا تسلیم کرنا واجب ہوگا تمہید مقدمات صرف اسی غرض سے ہوتی ہے کہ مقدمات بطور اُصول موضوعہ و علوم متعارفہ فریقین مین مسلّم قرار دیئے جاوین اور نظریات اختلافیہ کے فیصلہ کے لئے بمنزلہ ایک محکم و دلیل کے کام آوین وہ مقدمات معروض ذیل ہین اور اُنکی دلائل و تفاصیل اشاعۃ السنہ (جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کے متعدد پرچون مین موجود ہین جنکے پاس وہ پرچے نہ ہون وہ جس مقدمہ مین معاند نظر و کلام کرنا چاہین اِس مقدمہ کا متضمن پرچہ راقم سے طلب فرماوین۔

یہہ اشتہار اب تیسری مرتبہ چھاپا گیا ہے اب بھی کسی نے اِن مقدمات کی نسبت کچھہ اعتراض نہ کیا تو اُن مقدمات کو اصول مسلّمہ قرار دیا جاویگا۔

(مقدمہ اولیٰ) خدا تعالیٰ قیوم عالم موجود ہے (۲) خدا تعالیٰ کی حقیقت ذات و صفات کا عامۂ خلایق کو علم نہین ہے (۳) ہر چیز موجود کے لئے محسوس ہونا ضروری نہین (۴) محال و مجہول الکنہ مین فرق ہے۔ اوّل کے وجود کا انکار جائز بلکہ لازم۔ ثانی سے انکار ناجائز (۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ مین نہ آوے انسان اسکو بقوت انسانی جان نہین سکتا (۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزین جان سکتا جو حواس خمسہ مین نہ آوین (۷) انسان اپنی فطرت سے نیک و بد کرنے و نہ کرنے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ساتھہ مامور ہونا چاہتا ہے (۸) مبدٔ فیاض (خداوند قیوم عالم) مین تجل نہین ہے (۹) روح نسبت جسم اس تجل کا محل ہونیکے زیادہ لایق ہے (۱۰) منجملۂ اسباب علم موجودات ایک خبر صادق بھی ہے۔

الہماس

(لایق توجہ خریداران خصوصاً قانون دانان ناوہند)

۱۲ - جولائی ۱۸۷۸ء سے راقم سفر مین رہا جسکی وجہ اور تفصیل روئیداد انجمن ہمدردی مین معروض ہے اس سبب سے اس اثنا مین کوئی پرچہ اشاعۃ السنۃ شایع نہین کرسکا - ۸ - ستمبر سے مجھے قیام میسر ہوا ہے تب ہی سے اہتمام طبع رسایل شروع ہے چنانچہ نمبر چہارم پیشکش خدمت خریداران اسی کے متصل باقی نمبر بھی ارسال خدمت ہونیکی امید ہے - مضمون تیار ہے - مہتمم فارغ - کوئی روک و کسر باقی نہین ہے - مگر ایک روپیہ کی کسر ہے اگر اسکے شائقین اس نقصان کا جبر جلد چاہتے ہین تو پیشگی نہ سہی زر باقیات (اس مہینہ تک جسکا پرچہ وصول پائین) ارسال فرمائین اور خدا ترسی و حق شناسی کو کام مین لاوین - ایسا نہ ہو کہ روپیہ کے نہ ہونیسے باقی نمبرون کی طبع و اشاعت مین اور بھی توقف واقع ہو - اس امر کی طرف ہم زیادہ تر اُن بے پروا ہو کو توجہ دلاتے ہین جو مُدتون سے باقیدار چلے آتے ہین - شاید وہ بدست اونکے ایک ٹھ مزارعان موروثی یہہ خیال کر بیٹھے ہین کہ ہم پانچ سے رسالہ پر قابض ہو چکے ہین ہم قیمت دین خواہ نہ دین رسالہ پانیکے مستحق ہین اور باوصف ناوہندگی قیمت رسالہ سے علحدہ یا محروم نہ کئے جاسکتے۔

مگر انکا یہہ خیال سودائی محال ہے - انکا یہہ موروثی قبضہ تب ہی قایم رہیگا جبکہ رسالہ چھپتا رہیگا طبع رسالہ بند ہوگیا تو انکا قبضہ بھی اُٹھہ جائیگا پھر بجز تاسف کچھہ تدبیر اور کوئی قانون کام نہ آئیگا اس امر کا قیاس وہ اسی پر کرلین کہ اس سال کا زوال مہینا ہے - اور پرچۂ چہارم ان پانچ مہینون کے سوائے پر کسکا قبضہ ہے اب بھی وہ حضرات بے اعتنائی کو دور فرمائین اس (رسالہ) حامی دین محمدی کو جو تنہا مخالفین دین سے مقابلہ کر رہا ہے) رفاقت و نصرت سے ہاتھہ نہ اُٹھادین اس زمانہ طغیانی ضلالت و جہالت مین اسکے وجود کو غنیمت سمجھہ لین اسکی سد رودی موقوفی کی تدبیرین نہ نکالین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

روئداد معروضہ نمبر کے بعد اس انجمن نے کئی عمدہ اور نمایان کارروائیان کی ہین از انجملہ چند کارروائیان اس مقام مین ذکر کیجاتی ہین۔

(۱) اُردو کی تائید مین جو میموریل (عرضداشت) اس انجمن نے تیار کیا تھا اُسکو بڑے اہتمام و اہتمام کے ساتھہ کمیشن تعلیم مین روانہ کیا۔ پنجاب سے سب سے پہلے یہی میموریل گورنمنٹ مین پیش ہوا۔ جسپر کثرت سے دستخط تھے۔ جسکا اثر عنقریب یہہ ظاہر ہونیوالا ہے کہ اُردو زبان پنجاب کے مدارس سے نہ اُٹھائی جائیگی غایتہ مافی الباب یہہ کہ اُردو کے ساتھہ (خاص اُن لوگون کے لئے جو ہندی کو پسند کرین) ہندی بھی جاری ہوجاوے۔

اس کارروائی مین انجمن نے ملک اور قوم کے ساتھہ پوری ہمدردی کی اور اپنے نام کی صداقت و حقیقت ظاہر کردکھائی۔ کیا معنے۔ مسلمان (جو سرکاری مدارس کی تعلیم کے محتاج ہین) تو اُردو کے ہٹائے جانیکی بجہ سے دین و دُنیا سے رہ چکے تھے۔ اور سرکاری مدارس مین تعلیم پانے سے مایوس ہوگئے تھے ہندو بھی اُن علوم سے (جو ہندی زبان مین نہین ہین اور نہ ایک مدت دراز تک ہونے ممکن ہین) اور ان نوکریون سے (جو ان علوم پر موقوف ہین) محروم رہنے کو تیار تھے اس انجمن نے دونون کی دستگیری کی۔ دونون کی ڈوبتی ناو ڈوبنے سے بچالی۔

(۲) کمیشن تعلیم کے نشر سوالون کے جوابات کو (جنکا دین و دُنیا کے لئے مفید ہونا نمبر ششم مین ثابت کیا جاویگا) مرتب کیا اور اُنکو نہ صرف غائبانہ کمیشن تعلیم مین روانہ کیا بلکہ بذات خود کمیشن تعلیم مین پیش کیا اپنے سکرٹری (خاکسار ابو سعید محمد حسین) کو حسب ایماے صاحب پریسیڈنٹ کمیشن تعلیم ان جوابات کی تائید و تشریح کے لئے شملہ روانہ کیا جس نے اپنے بیان و شہادت مین مُلک و مذہب کی تائید مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

اس کارروائی مین انجمن نے زر اور وقت دونون کے ساتھہ مُلک اور مذہب سے ہمدردی کی ہے۔ زر تو انجمن کا صرف ہوا۔ اور وقت بیشتر اسکے سکرٹری (خاکسار) کا صرف ہوا ایک مہینا کامل ترتیب و درستی جوابات سوالات کمیشن پر لگا۔ دو مہینے شملہ کے سفر مین صرف ہوئے اگرچہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کمیشن کے اجلاس مین حاضرین کا اتفاق آٹھہ روز سے زیادہ نہین ہوا - مگر سفر ایسے موقع (ماہ صیام) پر ہوا کہ وہان خواہ مخواہ ایک مہینا کامل ٹھہرنا پڑا پھر اسی سفر کی تقریب سے بوقت واپسی جابجا دوستون اور شایقین کے تقاضائے سے جانے اور ٹھہرنے کا اتفاق ہوا - ۸ ستمبر کو مین اس کام سے کلی فارغ ہوا - یہی وجہ ہے کہ کئی مہینے سے رسالہ اشاعۃ السنہ شایع نہین کرسکا -

اُن پرزور اور مدلل جوابات نے کمیشن پر یہانتک اثر کیا - کہ صاحب پریزیڈنٹ کمیشن نے عین اجلاس کمیشن مین فرمایا کہ انجمن ہمدردی کے جوابات بہت واضح ہین انمین سوالات جج گنجایش کم ہے اسلئے مین چند سوالات پر اکتفا کرتا ہون" اور یہہ کلمہ کہ "انجمن ہمدردی کے جوابات واضح ہین" انہون نے لاہور کے دربار عام مین بھی کہا جسکا ذکر نمبر تین مین آتا ہے

(۳) پریزیڈنٹ کمیشن تعلیم کے لاہور آنے پر انجمن ہمدردی کا ڈیپوٹیشن (جماعت وکلاء) پیش ہوا (جسکے ممبر لاہور کے نواب و روسا و فضلاء تھے اور پریزیڈنٹ جج عدالت خفیفہ لاہور) اسمین بھی منشی کرم الٰہی صاحب سکرٹری صیغہ مال انجمن ہمدردی نے اپنی زبانی بیان سے ملک و مذہب کی خیر خواہی اور معاونت کا حق پورا ادا کیا - اسی دربار مین صاحب پریزیڈنٹ نے وہ کلمہ فرمایا تھا جسکا ذکر نمبر دوم مین ہوچکا -

(۴) انجمن نے اپنی رپورٹ کا ایک ضمیمہ تیار کیا ہے جو حصول اتفاق رائے کے لئے ممبرون مین متداول ہو رہا ہے اس ضمیمہ مین صاحب پریزیڈنٹ کی اُس تقریر پر جو انہون نے دربار لاہور مین فرمائی تھی کہ "سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم ممکن نہین" مودبانہ نکتہ چینی کی ہے صاحب پریزیڈنٹ کی دلیل کا مدلل جواب دیکر یہہ بات ثابت کی ہے کہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم ممکن اور مناسب بلکہ ضروریات سے ہے اس ضمیمہ نے اپنا اثر دکھایا تو ملک اور قوم معلوم ہوجائیگا کہ اس انجمن نے کس درجہ کی خیر خواہی کا کام کیا ہے کہ ہر ایک مدرسہ سرکار مین قرآن و کتب مذہبی کا درس جاری کیا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان چارون کارروائیون کی کیفیت اور انکے مفید دین و دنیا ہونیکی حقیقت ان تحریرات کے ملاحظہ سے معلوم ہوسکتی ہے جو گورنمنٹ مین پیش ہوئی یا ہونیوالی ہین۔ ازانجملہ مسودہ میموریل کو تو ہم اکثر ممبرون مین شایع و متداول کرچکے ہین۔ باقیماندہ تحریرات (جوابات کمیشن وغیرہ) کو نمبر ششم مین ممکن ہوا اور موقع ملا تو درج کرینگے انشاء اللہ تعالے۔

(۵) انجمن کے متعدد جلسون مین چند معزز نامی اشخاص ممبر قرار دئے گئے تھے جنکے نام نامی بہ ترتیب نمبر فہرست مندرجہ نمبر ا جلد ۵ اشاعۃ السنہ فہرست ذیل مین درج ہین۔

نمبر	نام معہ عہدہ یا خطاب	مقام	کسکی تحریک سے	کسکی تائید سے	مذہب وغیرہ کیفیت
۷۴	جناب نواب عبد المجید خان صاحب آنریری اسسٹنٹ کمشنر بہادر	لاہور	سکرٹری	[illegible]	حنفی مذہب ہین اور اکثر پریزیڈنٹ انجمن قاضی میر عالم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کی غیوبت مین یہی پریزیڈنٹ ہوتے ہین۔ اور اس انجمن کے بڑے حامی و معاون ہین۔
۷۵	مولوی فضل الٰہی صاحب وکیل	〃	〃	〃	اہلحدیث
۷۶	مولوی بہادر علی خانصاحب مدرس اول ورنیکولر ہائی سکول	جالندھر	〃	〃	〃
۷۷	خلیفہ فتح الدین خانصاحب ماسٹر مشن سکول	〃	〃	〃	〃
۷۸	منشی عزیز الدین صاحب سررشتہ دار ڈائرکٹری	لاہور	〃	〃	حنفی
۷۹	منشی سید عبد اللہ صاحب محافظ دفتر ڈائرکٹری	〃	〃	〃	〃
۸۰	منشی غلام محی الدین صاحب کلارک فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	ایبٹ آباد	〃	〃	اہلحدیث
۸۱	منشی غلام محی الدین صاحب پرائیویٹ کلرک لفٹننٹ گورنر پنجاب وغیرہ		〃	〃	حنفی یا اہلحدیث
۸۲	ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب ملازم سرکار نابھہ	نابھہ	〃	〃	اہلحدیث

© rasailojaraid.com